مشکِ وفا

از- حنا بشریٰ

www.kitabnagri.com

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مشکِ وفا

حنا بشریٰ

''کسی نے مشک (خوشبو) کو کہا تم میں ایک عیب ہے وہ یہ کہ تم جس کے پاس بھی ہوتی ہو اسے معطر کر دیتی ہو، یہ بھی نہیں دیکھتی کہ وہ کیسا انسان ہے، مشک نے جواب دیا میں یہ نہیں دیکھتی کہ میں کس کے ہاتھ میں ہوں میں صرف یہ دیکھتی ہوں کہ میں کیا ہوں۔''

طٰہٰ ہوسپٹل سے لوٹا ہی تھا کہ اپنے روم کا دروازہ کھولتے ہی گلاب کی بھینی بھینی خوشبو نے اس کا استقبال کیا، قدم رک سے گئے اور نظر بے اختیار پھولوں سے بجی سیج پہ ٹھہر گئی، جہاں نازک سا وجود اس کی آمد سے بے خبر سو رہا تھا، دل و نظر کی خواہش کو وہ روک نہ پایا اور قدم بے اختیار اٹھتے گئے اور وہ بیڈ کے قریب پہنچ گیا، حسن بے مثال نگاہوں کو خیرہ کرنے لگا تھا، میدے جیسی اجلی رنگت، صندلیں بانہوں پہ، رنگ حنا اپنی بہار دکھا رہی تھی، چاند جیسی پیشانی کو چومتا نفیس جھومر، لمبی پلکیں جو ستارہ آنکھوں پہ سایہ فگن تھیں، لمبی سیاہ ناگن جیسی زلفیں جن میں موتیے کی لڑیاں قیامت ڈھا رہی تھیں، طٰہٰ اپنی جگہ مبہوت رہ گیا نظریں دیوانہ وار طواف کرنے لگیں دل عجیب سی کشمکش کا شکار ہونے لگا، کسی کی نظروں کا ارتکاز اور موجودگی کے احساس نے مشک کو کچی نیند سے جگا دیا، نیم وا آنکھوں میں سرخ ڈورے نمایاں تھے، طٰہٰ کو دیکھ کر وہ ایکدم اٹھی اور سمٹ سی گئی، جھیل جیسی آنکھوں سے پریشانی چھلکنے لگی۔

''سارا دن دلہن بنے تمہارا دل نہیں بھرا جو رات کے اس وقت بھی برائیڈل ڈریس میں ہو۔'' طٰہٰ چند لمحوں پہلے اپنی بھٹکتی آنکھوں کی خفت مٹانے کے لئے مشک پر برس پڑا۔

''جی......!'' مشک لرزتے ہونٹوں سے بمشکل کہہ پائی، حیرانی و پریشانی نے کسی بلا کی طرح اسے اپنے گھیرے میں لے لیا۔

مکمل ناول

''اٹھو اور فوراً چینج کرو یہ ڈریس، سخت وحشت ہورہی ہے مجھے تمہیں اس میں دیکھ کر۔'' طٰہٰ نے غضبناک انداز میں مشک کو بازو سے پکڑ کر بیڈ سے کھینچ کر اتارا اور واش روم کی طرف سختی سے دھکیل دیا۔

مشک اس افتاد ناگہانی پہ بری طرح بوکھلا گئی، اپنا بھاری بھرکم لہنگا سنبھالتے ہوئے وہ گرتے گرتے بچی۔

نرم خو، دھیما مزاج دکھائی دینے والا طٰہٰ کا یہ روپ مشک کو حیران کرگیا، کتنے ہی آنسوؤں کو بمشکل روکتے ہوئے حلق میں اتارا اور واش روم میں چلی گئی، ایک ایک زیور کو نوچ کر خود سے الگ کرتی رہی، آنکھوں میں پانی ڈال کر ان کی سرخی دور کرنے کی ناکام کوشش کرتی رہی جب دل نادان کچھ سنبھلا تو شکستہ قدموں سے چلتی باہر نکل آئی، مشک کی دکھ بھری نگاہیں طٰہٰ کی آتشی نگاہوں سے جاٹکرائیں، طٰہٰ کا قدرے غور سے دیکھے جانا اس کے لئے ناقابل فہم ہوا جارہا تھا، خوفزدہ سی ہوکر اس نے نظریں جھکالیں۔

''یہ جو خون خرابہ اب میرے سر پر چڑھ کر کیا جارہا ہے، اس وقت آغا جان کے سامنے کرلیتی تو شاید زیادہ بہتر تھا۔'' طٰہٰ زہر خند لہجے میں بولا۔

دراز سے دوا نکال کر مشک کے کانوں کی لوؤں پہ لگانے لگا، دوا لگنے سے جلن کے احساس نے مشک کو احساس بتایا کہ شدت غم میں جھمکے اتارتے ہوئے اپنے کان زخمی کربیٹھی ہے، زخم دل ہی اتنا گہرا تھا کہ تن کے زخم کی تکلیف محسوس ہی نہ ہونے دی۔

''منع کیا تھا میں نے طٰہٰ بھائی!'' اب جبکہ تقدیر نے مشک کو محض ''طٰہٰ'' کہنے کا موقع اور حق دیا تو وہ صدمے میں حق استعمال کرنا ہی بھول گئی، چند ثانیے کے لئے تو طٰہٰ بھی چونک گیا اور گہری نگاہیں اس کے چہرے پر جمادیں۔

''ہاں ایسا منع کیا تھا کہ انہوں نے میرا اور تمہارا نکاح ہی پڑھوا دیا، حیرت ہے ان کی لاڈلی منع کررہی تھی اور وہ پھر بھی نہ مانے۔'' طٰہٰ کا لہجہ آگ برسانے لگا۔

''تو کیا کرسکتی تھی میں۔'' آنکھوں سے جھر جھر بہتے آنسوؤں کو روکنے کے لئے اس نے دونوں ہاتھوں سے چہرے کو چھپالیا، حواس مختل ہونے لگے، ہر طرف اندھیرا پھیلنے لگا، ماضی کی یادیں کانٹوں کی طرح اس کے وجود میں چبھ گئیں، پورا وجود اس کا لہولہان ہوگیا، ماضی کے دروازوں، کھڑکیوں کو کھولنے کے لئے یادیں شدت سے دستک دینے لگیں، دروازے اور کھڑکیاں ٹوٹنے کے قریب ہی تھیں کے مشک نے نڈھال ہوکر خود ہی کھول دیئے۔

☆☆☆

رحمٰن ولا کا شاندار پینٹنگ روم جو زنجبیل کے مصوری کے شوق کو مدنظر رکھتے ہوئے خصوصی طور پر تیار کروایا گیا تھا، دیواروں پہ لگے فن مصوری کے فن پارے اس کی مہارت اور شوق کے عکاس تھے، ڈھیلے ڈھالے ٹراؤزر اور وائیٹ ٹی شرٹ میں ملبوس ایک اور شاہکار تخلیق کرنے میں مصروف ہونے کے ساتھ ساتھ آغا حبیب الرحمٰن سے بحث ومباحثے میں بھی لگی ہوئی تھی، موضوع ہمیشہ کی طرح ایک ہی تھا۔

''تقدیر کی زور زبردستیاں اور اس کے سامنے اشرف المخلوقات کی بے بسی۔'' موضوع کی سختی نے دونوں کے درمیان عجیب سا تناؤ پیدا کر رکھا تھا، دونوں ہی اپنے موقف پہ مضبوط دلائل دے رہے تھے۔

''یہ لیجئے آغا جان گرما گرم پکوڑے اور دال

کا حلوہ۔'' مشک نے ہمیشہ کی طرح دونوں کے درمیان تناؤ کم کرنے اور موڈ خوشگوار کرنے کے لئے برسات کے پکوان رکھ دیئے، نیلی چمکدار آنکھوں والی گڑیا مشک کو دیکھتے ہی آغا جان کا آدھا موڈ ویسے ہی خوشگوار ہوجاتا اور باقی کسر اس کا محبت بھرا عمل پوری کردیتا۔

''انسان تقدیر کے سامنے بے بس نہیں ہوتا بلکہ تقدیر انسان کی اپنی مٹھی میں ہوتی ہے، بس ذرا سی عقل و سمجھداری کی ضرورت ہوتی ہے پھر یہی تقدیر کبھی بادشاہ کو فقیر تو کبھی فقیر کو تخت شاہی پہ بٹھا دیتی ہے، کیوں ٹھیک کہا نا میں نے مشک!'' زنجبیل نے قدرے رعونت بھرے انداز سے آغا جان کی طرف دیکھا اور مشک سے حمایت چاہی۔

''نہیں بالکل غلط اکثر اوقات تقدیر انسان کو ایسا بے بس کردیتی ہے کہ اس کی ساری عقل سمجھ یہاں تک کے ہر تدبیر الٹی ہوجاتی ہے پھر جو مشکل انسان کے سامنے آتی ہے وہی تقدیر ہوتی ہے انسان کی، اب چاہے اچھی ہے یا بری انسان کو ہر صورت ماننی پڑتی ہے، اگر سب کچھ انسان کے بس میں ہی کردیا جائے تو پھر اس قادر مطلق کی کیا حیثیت رہ گئی۔'' آغا جان نے انتہائی سختی سے زنجبیل کے موقف کو رد کیا۔

''اونہہ...... پرانے لوگ پرانے خیالات۔'' زنجبیل طنزیہ انداز میں مسکرائی اور پینٹ برش کو قدرے تیزی سے کینوس پر حرکت دینے لگی، چہرے کے تاثرات بتارہے تھے کہ۔

''جس طرح میں تصویر بناتے اور بگاڑنے پر قدرت رکھتی ہوں ویسے ہی اپنی تقدیر کے معاملے بھی بالکل بااختیار ہوں۔'' زنجبیل کے چہرے پر فخر وغرور کے رنگ نمایاں تھے۔

''ٹھیک ہے اس بحث کو وقت پر چھوڑتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کہ کون غلط ہے اور کون صحیح جو بزرگوں کی بات پر قائل نہیں ہوتے۔ پھر انہیں وقت اپنے انداز میں سمجھاتا ہے۔'' آغا جان نے گہری سانس خارج کرتے ہوئے کہا ان کے لہجے میں ناراضگی اور خفگی نمایاں ہونے لگی۔

آغا جان نے مشک پر نظر ڈالی اور پھر کچھ سوچ کر مسکرانے لگے وہ ان دونوں کی باتوں سے بے نیاز طٰہٰ کی تصویر میں کھوئی ہوئی تھی، تصویر بھی کتنی اچھی چیز ہے انسان تصویر کو جی بھر کر دیکھ لیتا ہے، مشک نے بے دھیانی میں زنجبیل کی پلیٹ سے ایک چمچ حلوہ کھالیا۔

''یہ کیا احمقانہ حرکت ہے مشک، جانتی بھی ہو کہ مجھے اس بات سے سخت نفرت ہے کہ کوئی میری پلیٹ سے کھائے۔'' زنجبیل کی ناگوار آواز پر مشک چونکی۔

''سوری آپی! وہ بے دھیانی میں......'' وہ نادم ہوئی۔

''اب اٹھاؤ اسے خود کھاؤ یا جانوروں کو دو، مائینڈ اٹ میں کسی کا جھوٹا نہیں کھاتی۔'' زنجبیل غصے میں آپے سے باہر ہونے لگی۔

''ارے واہ، برسات کے پکوان انجوائے ہورہے ہیں۔'' پینٹنگ روم کا دروازہ کھلا اور طٰہٰ مسکراتا ہوا ان سب کے بیچ شامل ہوگیا۔

گم صم سی کھڑی مشک کے ہاتھ سے حلوے کی پلیٹ پکڑی اور شوق سے کھانے لگا۔

''اوہ مائی سوئیٹ ڈول، تمہارے ہاتھ کے حلوے کی خوشبو مجھے گھر کی طرف بلا رہی تھی۔'' طٰہٰ توصیفی انداز میں بولا۔

مگر مشک پر افسردگی کے گہرے بادل چھائے ہوئے تھے وہ ابھی تک زنجبیل کی باتوں کے زیر اثر تھی۔

''زنجبیل تم مشک پر برس رہی تھی کہ اس نے تمہاری پلیٹ میں سے کھالیا بلکہ حقیقت تو یہ ہے

اس پلیٹ میں ایک چمچ مشک کا باقی طٰہ کا تھا تمہارا تو تھا ہی نہیں اسی کو کہتے ہیں تقدیر۔'' آغا جان نے جلی بھنی زنجبیل پر گہری نگاہ ڈالی اور مسکراتے ہوئے باہر نکل گئے۔

''رزلٹ کب تک آرہا ہے تمہارا، ایم ایس سی فزکس کا۔'' طٰہ نے مشک کو متوجہ کرنے کے لئے اس کے نرم گلابی گال پر چٹکی بھری۔

''ایک مہینے تک طٰہ بھائی......!'' مشک اکثر طٰہ کے اسی طرح کی حرکت پر سٹپٹا کر رہ جاتی، چہرے پر آئے رنگ چھپانے مشکل ہو جاتے، مگر طٰہ اس کی حالت سے بے خبر اسے ننھی بچی کی طرح ٹریٹ کرتا۔

''یہ تمہاری آپی کیوں آتش فشاں بنی ہوئی ہیں، لگتا ہے تم نے محترمہ کے مزاج کے خلاف کچھ کر ڈالا ہے۔'' طٰہ نے مسکرائی شرارتی نگاہ زنجبیل پر ڈالی۔

''وہ طٰہ بھائی، میں نے آپی کی پلیٹ سے کھالیا تھا۔'' مشک بھیگے لہجے میں بولی۔

''اوہ مائی پریٹی گرل۔'' طٰہ نے اسے محبت سے ساتھ لگاتے ہوئے آنسو پونچھنے لگا۔

''زنجبیل کیا ہو جاتا ہے، ذرا سی بات کو رائی کا پہاڑ کیوں بنا لیتی ہو، جو رزق جس کے مقدر میں ہوتا ہے وہ کھا لیتا ہے، کوئی بھی کسی کا نوالہ نہیں کھا سکتا۔'' طٰہ ناصحی لہجے میں مخاطب تھا مگر زنجبیل ہی کیا جو کسی کی نصیحت کا اثر لے لے اور اپنے مزاج شاہی میں تبدیلی لے آئے۔

''اب شروع ہو گیا طٰہ آپ کا بھی بھاشن آغا جان کی طرح، کیا اس گھر میں صرف میں ہی پاگل ہوں کہ ہر کوئی مجھے سمجھانے بیٹھ جاتا ہے۔'' زنجبیل بدتمیزی سے کہتی پیر پٹختی باہر نکل گئی۔

☆☆☆

آغا حبیب الرحمٰن کا اکلوتا بیٹا اور زنجبیل و مشک کا کزن ڈاکٹر طٰہ دیر تک مشک کو تسلی و تشفی دیتا رہا، یہ اس کی ہمیشہ سے عادت رہی تھی جب بھی دونوں بہنوں میں کوئی ان بن ہوتی جس میں اکثر زنجبیل کی ہی زیادتی ہوتی تو وہ مشک کو اپنی محبت و خلوص سے بہلاتا، لطیفے سنا کر اس کا موڈ خوشگوار کرتا، اپنی عادات کی وجہ سے مشک بچپن سے ہی طٰہ کے بہت قریب رہی تھی اور یہی قربت رفتہ رفتہ آئیڈیل میں ڈھل گئی، وہ اس کی طرح مشکل اور پیچیدہ سبجیکٹ چوز کرتی، طٰہ کو سفید اوراول میں دیکھ کر وہ دیوانی سی ہو جاتی، اپنی ہر مشکل کا حل طٰہ سے ہی ملتا، وہ چوری چوری اس کی تصویر کتابوں میں رکھتی اور اپنی فرینڈز کو دکھاتی، بعد میں ان کا حد درجہ اشتیاق دیکھ کر جلن بھی محسوس کرتی، یہ جلن کب محبت بنی اور کب محبت نے عشق کا پیراہن بدلا اسے کچھ خبر نہ ہوئی۔

طٰہ کب اس کے من مندر میں بلا اجازت داخل ہوا اور دل کی مسند پر بڑی شان، آنکھیں موندے براجمان ہو گیا اور وہ داسی بنی اس دیوتا کے قدموں میں عقیدت و محبت کے پھول نچھاور کرتی رہتی کہ کب دیوتا آنکھیں کھولے گا اور کب اس پر اپنی داسی کی خاموش محبت آشکار ہو گی کبھی تو وہ لمحہ آجائے گا جب اس کی محبت قبول کر کے اپنا بنا لے گا، کبھی بارشوں میں، کبھی چاندنی راتوں، کبھی اللہ والوں کی درگاہ پر سب سے چھپ کر اپنی محبت کے لئے دعائیں کرتی نا جانے کب قبولیت کی گھڑی نصیب ہو جائے اور کاتب تقدیر اس کی مقدر کی لکیروں میں طٰہ کا نام لکھ دے، اس کی مانگ کا چمکتا دمکتا تارا بنا دے، وہ اپنی یکطرفہ محبت رحمٰن ولا کے مکینوں کی نظروں سے چھپائے محبت کے صحرا میں محو سفر تھی اور راز دار صرف اس کی ڈائری تھی، جس کا پہلا لفظ ''طٰہ اور آخری لفظ بھی طٰہ تھا'' وہ ایک ایک لمحہ ایک ایک جذبہ ڈائری

کے سینے میں محفوظ کرتی اور اپنی متاع عزیز کو ساری دنیا سے چھپا کر رکھتی۔

☆☆☆

''لائیٹ بند ہو جائے گی یا آج ساری رات جاگ کر تمہارا ماتم دیکھنا پڑے گا۔'' طٰہ کی گرجدار آواز نے مشک کو ماضی کی یادوں سے اس بیدردی سے نکالا کہ اس کا رواں دواں آہ و بکا کرنے لگا، لائیٹ بند کرتے ہوئے آنسو گال بھگونے لگے، چارسو تیرگی چھا گئی وادی محبت میں سناٹا سا چھانے لگا۔

طٰہ کا یہ روپ اسے سہانے لگا تھا وہ جو ہمیشہ مشک کے لئے مہربان تھا یکلخت کس قدر سفاک ہو گیا تھا کہ قصوروار نہ ہوتے ہوئے بھی پل پل مشک کو مارے جا رہا تھا۔

''محبت یوں ملے گی بھیک کی صورت کبھی سوچا بھی نہ تھا۔'' مشک نے طٰہ پر نگاہ ڈالی جو سونے کے لئے کروٹیں بدل رہا تھا۔

''سوچا بھی نہیں تھا کہ کس کے ساتھ کمرہ شیئر کرنا پڑے گا۔'' طٰہ نے سونے سے پہلے آخر قہر برسایا جو نشانے پر لگا اور مشک کی نگاہیں لہو رنگ ہونے لگیں، اس کا ضبط جواب دینے لگا تو خاموشی سے کمرہ چھوڑ کر الماس بیگم کے کمرے میں جا پہنچی۔

''اری میری بچی تو وہ بھی اس وقت!'' الماس بیگم جو عبادت و وظائف میں مصروف تھیں، حال بے حال مشک کو دیکھ کر تڑپ گئیں۔

آنسو تھے کہ رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے، ایک دھند سی چھانے لگی تھی نگاہوں میں، وہ الماس بیگم کی گود میں سر رکھے زار و قطار رونے لگی۔

''کیا ہوا میری بچی، طٰہ نے کچھ کہا ہے؟'' الماس بیگم تڑپ کر بولیں۔

''امی سب جانتے تھے کہ طٰہ اور زنجبیل آپی ایک دوسرے کو بے پناہ چاہتے ہیں، پھر بھی آغا جان نے مجھے طٰہ کی زندگی میں شامل کر دیا، وہ......وہ مجھے کبھی قبول نہیں کریں گے۔'' وہ شکستہ لہجے میں بولتی انہیں بھی لرزا گئی۔

''میں تو خود نہیں چاہتی تھی مگر آغا جان کے سامنے انکار کی ہمت نہ تھی اور پھر زنجبیل کی حالت تمہارے سامنے ہے آغا جان کو یہی فیصلہ بہتر لگا تھا، ویسے بھی وہ تمہیں بے پناہ چاہتے ہیں۔'' الماس بیگم اسے دلاسا دیتے ہوئے بولیں۔

مشک مسلسل آنسو بہاتی رہی تھی، محبت کے راستے میں اس کے حصے میں فقط آبلہ پائی آئی تھی، دل لہولہان ہونے لگا۔

''مشک تم تو میری بہت باہمت اور بہادر بچی ہو، تمہیں حوصلہ کرنا ہے طٰہ ابھی صدمے کا شکار ہے اسے کچھ وقت دو نکاح کے دو بول بہت طاقت رکھتے ہیں، تمہارا صبر اور ہمت ضرور رنگ لائے گا طٰہ کو تمہاری ضرور قدر ہو گی، زنجبیل اس کے مقدر میں نہیں تھی۔'' الماس بیگم نے اس کی بھیگی آنکھوں کو صاف کیا اور محبت سے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگیں ماں کے لمس نے اسے طمانیت بخشی، تنے ہوئے اعصاب آرام محسوس کرنے لگے تو نیند بھی آنکھوں میں اترنے لگی۔

☆☆☆

''ارے طٰہ کہاں جا رہے ہو بیٹا، ناشتہ تو کرتے جاؤ۔'' بی بی جان نے اسے تیزی سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا تو محبت سے پکارا۔

''بھوک نہیں ہے مجھے۔'' طٰہ نے مختصراً جواب دیا، آنکھوں میں سرخ ڈورے رات بھر جاگنے کے غماز تھے۔

''اتنی صبح صبح کہاں جا رہے ہو، مشک کہاں

ہے؟'' اب کی بار آغا جان بولے۔

''ہاسپٹل جا رہا ہوں، آج زنجبیل کے ضروری ٹیسٹ ہیں اور آپ کی لاڈلی کہاں ہے مجھے نہیں معلوم۔'' طٰہٰ ناگواری سے کہتا ہوا رکا نہیں تھا۔

الماس بیگم طٰہٰ کے لہجے میں مشک کے لئے بیزاری دیکھ رہی تھیں، ماما تڑپنے لگی دونوں بیٹیوں کی تقدیر اتنی اذیت ناک ہوگی کبھی سوچا بھی نہ تھا۔

''الماس حوصلہ رکھیے، آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا جب طٰہٰ کو احساس ہوگا تو اسے میرا فیصلہ ٹھیک لگے گا۔'' آغا جان نے الماس بیگم کی دلجوئی کی۔

مشک سارا سارا دن بولائی بولائی پھرتی، رحمٰن ولا پر تو کوئی سحر پھونک دیا گیا تھا در و دیوار خاموش و ساکت تھے، بوجھل دل لئے وہ لان میں آ گئی، گلاب کے پھولوں کی بہار آنکھوں کو بے حد بھلی لگی، بلبل کی نغمگی اور تتلیوں کا رقص وہ ماضی میں کھونے لگی، وہ بھی ایک خوش رنگ تتلی ہوا کرتی تھی جو طٰہٰ کی محبت کے رنگ لئے اڑتی پھرتی تھی، زندگی بے حد حسین تھی۔

''ارے چھوڑو سب کام وام، اتنا اچھا موسم ہو رہا ہے چلو لان میں چل کر نہاتے ہیں۔'' مشک بارش اور بادلوں کی دیوانی تھی کچن کی کھڑکی سے جھانکتے ہوئے بے تابی سے بولی۔

سب کم سن ملازمائیں مچل گئیں مگر طٰہٰ کا ڈر تھا۔

''نہیں چھوٹی بی بی، بہت ٹھنڈی بارش ہے، ہم بیمار ہو گئے تو ڈاکٹر صاحب ناراض ہوں گے، یہ لمبی سوئی والے ٹیکے بھی لگائیں گے اور کڑوی کڑوی دوا بھی کھلائیں گے، ساتھ ساتھ کام چور ہونے کا طعنہ بھی دیں گے کہ کام سے بچنے کے لئے بہانے بنا رہے ہیں۔'' وہ منہ بسورتے ہوئے یک زبان ہو کر بولیں۔

''بند کرو یہ ڈرامے اگر تم لوگوں نے میری بات نہ مانی تو آج دوپہر کا تم سب کا کھانا بند۔'' مشک نے دھمکی دی جو کارگر ثابت ہوئی وہ اگلے لمحے اس کے ساتھ لان میں تھیں۔

موسم کی جولانی اپنے جوبن پر تھی آسمان گہرے بادلوں میں گھرا تھا آسمان سے برستی ٹھنڈی بوندیں مشک کو بے خود سا کر دیتی تھیں، خوشی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی اس کی آنکھوں کی نیلاہٹوں میں پورا آسمان سمٹ جاتا تھا، وہ اوک میں پانی بھر کر باقی لڑکیوں پر پھینکتی تو کتنے ہی قہقہے بلند ہوتے، کوئی چیخ مار کر اندر بھاگنے کی کوشش کرتی تو مشک اسے کمر سے پکڑ کر دوبارہ لے آتی۔

''بس چھوٹی بی بی!'' ایک ملازمہ روہانسی ہو گئی۔

''نہیں بالکل نہیں، ابھی کوئی اندر نہیں جائے گا، ہم ابھی آم بھی کھائیں گے۔'' مشک نے کہتے ہوئے زندگی سے بھرپور قہقہہ لگایا۔

وہ سب بارش میں بھیگتی آم کھا رہی تھیں کہ گاڑی کے ہارن پر وہ سب چونکی اور گرتے پڑتے چکنے فرش پر پھسلتی اندر بھاگ گئی، طٰہٰ نے ان سب کو ناگواری سے گھورا تھا، مشک نے اپنی چمکدار آنکھوں کو زور سے جھکا اور طٰہٰ کو دیکھنے کی کوشش کی طٰہٰ کے ماتھے کی شکنیں گہری ہو گئیں، غصے سے اسے اندر جانے کا اشارہ کیا تو منہ لٹکا کر اندر کی طرف بڑھ گئی۔

بارش تھم چکی تھی مگر گہرے سیاہ بادل اب بھی چھائے تھے، دیر تک بارش میں بھیگنے کی وجہ سے مشک کا بدن بخار میں تپ رہا تھا وہ اپنے کمرے میں لیٹی تھی کہ کسی نے نرمی سے اس کی

پیشانی کو چھو لیا، اس نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں طٰہٰ کو اتنا قریب دیکھ کر دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگیں، کنول نین گھبراہٹ کو چھپانے لگے۔

''کیا ضرورت تھی بارش میں نہانے کی کتنی بار کہا ہے کہ اوائل برسات میں اپنا یہ شوق پورا کر لیا کرو، اختتام برسات کی بارش انسان کو اچھا خاصا بیمار کر دیتی ہیں۔'' طٰہٰ کے لہجے میں پیار بھری خفگی تھی۔

بولنے کے ساتھ ساتھ تیزی سے اس کا چیک اپ کرنے لگا، بخار کی نوعیت کے لئے اس کی نبض تھامی تھی کہ فون کی بیل بج اٹھی، طٰہٰ نے بے دھیانی سے کلائی چھوڑ کر اس کا نرم ملائم گلابی ہاتھ تھام لیا، بات کرنے کے ساتھ ساتھ وہ اس کا ہاتھ تھامے بیٹھا تھا، انگلی میں پڑا باریک سونے کا چھلا جسے وہ دائیں بائیں گھمانے لگا مشک اس سے افتاد ناگہانی پر حد درجہ گھبرا اٹھی، بخار سے تو وہ بچ جاتی مگر طٰہٰ کی قربت و التفات اس کی جان نے لے لیتے، مشک نے اپنا ہاتھ چھڑانے کی سعی کی مگر طٰہٰ کی گرفت مضبوط تھی۔

''چلو اب کچھ کھا لو تاکہ دوا کھا سکو۔'' فون بند کرتے ہی طٰہٰ اپنے سابقہ انداز میں بولا۔

''نہیں...... طٰہٰ...... بھائی...... میرا کچھ کھانے کو دل نہیں کر رہا۔'' زبان نا جانے اسے بھائی کہتے ہوئے کیوں اٹکی تھی۔

''کیسے دل نہیں کر رہا میں اپنے ہاتھ سے کھلاؤں گا۔'' طٰہٰ نے اسے زبردستی اٹھا کر بیٹھا دیا۔

اب ہر چیز پر طٰہٰ کی نگاہوں کی تپش برداشت کرتی ہوگی، اس کی جان ہوا ہونے لگی۔

''میں خود کھا لیتی ہوں۔'' مشک نگاہیں چرا کر بولی۔

''بالکل نہیں، میں خود ہی کھلاؤں گا اور دوا بھی خود ہی کھلاؤں گا۔'' طٰہٰ کے لہجے میں مشک کے لئے محبت اور شفقت تھی، مشک کا وجود طٰہٰ کی قربت سے موم کی طرح پگھل رہا تھا۔

''ارے طٰہٰ آپ یہاں ہیں اور میں پورے گھر میں آپ کو تلاش کر رہی ہوں اور آپ اسے ہاتھ سے کیوں کھلا رہے ہیں یہ کوئی چھوٹی سی بچی ہے۔'' زنجبیل نے آتے ہی سوالات کی بوچھاڑ کر دی۔

''ارے جناب یہ محترمہ آغا جان کی لاڈلی ہیں تو ہمیں بھی ان کے لاڈ اٹھانے پڑتے ہیں اور میرے لئے تو یہ چھوٹی سی پیاری سی بچی ہے۔'' طٰہٰ نے محبت سے مشک کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''طٰہٰ میں نے آپ سے کہا تھا کہ میری (Cxibition) ہے اور مجھے پینٹنگ کلر لینے ہیں چلئے اٹھیے اور میرے ساتھ چلیں، بہت اٹھا لئے آغا جان کی لاڈلی کے نخرے۔'' زنجبیل کے لہجے میں استحقاق غالب تھا۔

طٰہٰ تو چلا گیا مگر مشک دیر تک اس کی قربت و محبت کے سحر میں کھوئی رہی، خمار محبت اسے بے خود کیے جا رہا تھا، آہ کس قدر ظالم چیز ہے یہ محبت، محبوب نظروں کے سامنے رہے تو بھی چین و قرار نہیں اور جب نظروں سے اوجھل ہو جائے تو نگاہیں اس کی ہی متلاشی رہتی ہیں، چاند بھی سیاہ بدلیوں میں چھپا چپکے چپکے مسکرا رہا تھا ورنہ مشک اسی کو حال دل سناتی۔

محبت زندگی کا استعارہ ہے
تبھی تو یوں ہے
زیست میری حق تمہارا ہے

مشک نے ڈائری کے سینے میں چند اور راز محبت ثبت کیے تھے۔

☆☆☆

وہ نا جانے کب تک ماضی کے دھندلکوں میں کھوئی رہتی کہ ملازمہ کی آواز اسے حال میں لے آئی۔

''مشک بی بی شام ہوگئی ہے کتنی دیر سے آپ یوں تنہا لان میں بیٹھی ہیں، بی بی جان آپ کا بارہا پوچھ چکی ہیں۔'' ملازمہ بولی۔

تو وہ شکستہ نڈھال قدموں سے اندر کی طرف بڑھ گئی اور بے دھیانی میں سامنے سے آتے طٰہ سے ٹکرا گئی، طٰہ کی سرخ نگاہیں اندرونی غم وکرب کو ظاہر کر رہی تھیں۔

''طٰہ! اب آپی کی کیا کنڈیشن ہے، رپورٹس میں کیا آیا ہے۔'' مشک نے زنجبیل کے بارے میں اس سے پوچھا۔

''واہ بڑی فکر ہو رہی ہے اپنی آپی کی؟'' طٰہ کے لہجے کی کاٹ اسے اندر سے زخمی کر گئی۔

''طٰہ، وہ میری بڑی بہن ہیں مجھے ان کی فکر کیوں نہیں ہوگی۔'' مشک بے بسی سے بولی تو آنکھوں میں نمی تیر گئی۔

''اونہہ...... بڑی بہن۔'' طٰہ نے نفرت سے کہا اور اپنے کمرے میں چلا گیا، مشک ہونٹ کاٹتی اسے دیکھتی رہ گئی تھی۔

''طٰہ بچے کیا بنا رپورٹس کا، ڈاکٹرز کیا کہہ رہے ہیں۔'' الماس بیگم بل بل سلگ رہی تھیں۔

''ڈاکٹرز نے جواب دے دیا ہے۔'' طٰہ شکستہ لہجے میں بولا۔

تو رحمٰن ولا کی در و دیوار ماتم کرنے لگیں، بی بی جان اور الماس بیگم کی آہ و بکا دل دہلانے لگیں۔

''تو باہر کے ممالک جہاں ممکن ہو رابطہ کرو، کوئی نہ کوئی صورت ضرور نکلے گی۔'' آغا جان کا لہجہ غم ناک تھا۔

''امی جان آپ غم نہ کریں، بی بی جان خود کو سنبھالیں، دعاؤں میں بہت طاقت ہوتی ہے اگر تقدیر کو کوئی چیز بدل سکتی ہے تو صرف دعا ہے، دعائیں کبھی بے اثر نہیں جاتی، ان کا اپنا کوئی رنگ نہیں ہوتا مگر جب یہ رنگ لاتی ہیں تو زندگی میں رنگ بھر دیتی ہیں۔'' اپنے دل کے درد کو چھپائے وہ سب کو حوصلہ وتسلی دے رہی تھی۔

طٰہ ایک پل کو اسے دیکھے گیا، سب سے چھوٹی ہو کر وہ سب کو حوصلہ دے رہی تھی، اس کی نگاہوں میں یقین کامل دیکھ کر طٰہ حیران رہ گیا تھا، مایوسی دور دور تک نہیں تھی۔

''دعا! ہاں ٹھیک کہہ رہی ہے مشک کہ تقدیر کو صرف یہی پلٹ سکتی ہے، ہاں میری زنجبیل بھی دوبارہ زندگی کی طرف لوٹ سکتی ہے اگر میں کامل یقین سے دعا کروں۔'' مشک نے اسے نئی راہ دیکھائی تھی۔

دن رات وہ رب العزت سے زنجبیل کی زندگی مانگنے لگا، دم توڑتی محبت کے لئے اشک بہاتا، ہاسپٹل میں گھنٹوں زنجبیل کے ساکت وجود کو دیکھتا رہتا اور اس کے ساتھ باتیں کرتا۔

''پلیز زنجبیل واپس لوٹ آؤ تمہارا طٰہ تمہارے بغیر مر جائے گا۔'' وہ اسے پکارتا مگر جواب میں گہری خاموشی چھائی رہتی، سارا دن وہ اپنی گمشدہ محبت کو تلاش کرتا رہا۔

☆☆☆

وہ گھر پہنچا تو کمرے کے دروازے پہ قدم رک گئے۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے لائیٹ پرپل کلر کی ساڑھی میں مجسمہ حسن ایستادہ تھا، دودھیا رنگت خوب دمک رہی تھی، آنکھوں میں کاجل کی دھار، پشت پر بکھرا سیاہ زلفوں کا آبشار، ہونٹوں پر لپ اسٹک لگائے ہوئے اس کی نظر طٰہ پر پڑی۔

طٰہ دھیمے قدموں سے چلتا ہوا اس کے قریب آ رکا تھا۔

صراحی دار گردن میں قیمتی ہیروں کا ہار، پیشانی پہ چمکتی چاندی سی بندیا، موتیے وگلاب کے گجرے اس کے حسن کو دو آتشہ کر رہے تھے، طٰہ کی نگاہیں اس کے وجود پہ ٹکی تھیں، اس کی پراسرار خاموشی نے مشک کو گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا تھا، نظر ملانا محال ہوا جا رہا تھا۔

''طٰہ! میں تیار ہوں، بس آپ کا انتظار کر رہی تھی۔'' مشک کی لرزیدہ آواز نے اس گہری خاموشی کو توڑا، مشک نے ساڑھی کا پلو کو سنبھالا جو کافی دیر سے فرش کو بوسہ دینے کا شغل فرما رہا تھا۔

''اچھا تیار ہو؟ میں سمجھا بناؤ سنگھار میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔'' الفاظ تھے کہ دہکتے انگارے جنہوں نے اس کے نرم وکومل وجود کو جھلسا کر داغ دار کر دیا تھا۔

''جی!'' وہ نا سمجھی سے بولی، آنسو پلکوں کی باڑ کو روندتے ہوئے تیزی سے باہر نکلنے لگے۔

''کس قدر بھولی صورت ہو مگر، اندر سے کتنی بے حس اور خود غرض ہو، تمہاری سگی بہن آٹھ ماہ سے کومے میں ہے، زندہ لاش بن کے رہ گئی ہے وہ اور تمہارا یہ بناؤ سنگھار، اپنی بہن کی لاش پہ بیٹھ کر خوب ارمان نکالے جا رہے ہیں، واہ مشک واہ، بھولی صورت اور قبضہ گروپ۔'' طٰہ کے الفاظ زہر میں بجھے ہوئے تیر تھے جو مشک کو لہولہان کر گئے۔

''بی بی جان نے اصرار کیا تھا میں...... میں نے خود سے نہیں کیا یہ سب۔'' مشک رندھی ہوئی آواز میں بولی۔

''ستم تھا کہ شوہر بیوی سے کہہ رہا تھا کہ بناؤ سنگھار نہ کرو، تم مجھے اجڑی ہوئی اچھی لگو گی۔''

''ہاں جی آپ تو موم کی ناک ہیں جہاں چاہو موڑ لو۔'' طٰہ نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی اور کوٹ بیڈ پہ پٹخ دیا۔

''آپ مجھے دو منٹ دیں میں ابھی چینج کر لیتی ہوں۔'' مشک کا لہجہ ملتجی تھا۔

''دو منٹ لو یا سو منٹ، مجھے تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانا، اپنے نام کے ساتھ تمہارا تعارف کرواتے ہوئے سخت اذیت ہوتی ہے۔'' طٰہ بیڈ پر لیٹا اور آنکھوں پہ بازو رکھ لیا، مشک بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی، جو کبھی مشک کے لئے بے حد مہربان تھا، آغا جان کی اچانک آمد پہ دونوں چونکے۔

''طٰہ! خالد کا بار بار فون آ رہا ہے اور تم ابھی آرام کر رہے ہو؟'' آغا جان نے متعجب انداز میں استفسار کیا۔

''آغا جان ان کے سر میں درد ہے، پلیز آپ دعوت کینسل کروا دیں۔'' مشک نے کمزور سا بہانہ بنایا۔

''وہاں جا کر کھانا کھانا ہے، کوئی ہل نہیں چلانا، دو منٹ میں دونوں باہر آؤ ورنہ ورنہ آج ڈاکٹر صاحب کا علاج مجھے ہی کرنا پڑے گا۔'' آغا جان کہہ کر چلے گئے، ناچار طٰہ کو اٹھنا پڑا مگر جانے سے پہلے مشک کو گھورنا نہیں بھولا تھا۔

☆☆☆

آغا جان کی ڈانٹ پر طٰہ چل تو پڑا مگر تنہائی میسر آتے ہی انتقامی کاروائی کرنا تو فرض تھی، گیئر لیور پہ آیا مشک کی ساڑھی کا آنچل دیکھ کر اس کا میٹر گھوم گیا۔

''اترو گاڑی سے۔'' طٰہ بیچ سڑک کے گاڑی روک کر چلایا۔

''یہاں...... لیکن کیوں؟'' مشک کی آنکھوں میں استفہام درج تھا۔

''مشک ایک لفظ بھی بولے بغیر گاڑی سے

اتر جاؤ، ورنہ میں تمہیں گاڑی سے دھکا دے دوں گا۔'' طٰہ دانت پیس کر بولا، مشک کا خوف و حیرت سے برا حال تھا، وہ تیزی سے باہر نکلی۔

''پیچھے بیٹھو۔'' طٰہ کا انداز حکمیہ تھا۔

بیک ویو مرر سے ایک غضبناک نظر اس پر ڈالی تو مشک کی آنکھوں کی جل تھل دکھائی دی مگر اس نے نفرت سے بیک ویو مرر کو اوپر اٹھا دیا، اپنے ساتھ بٹھانا تو دور کی بات وہ اس پر ایک نظر بھی نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔

غم سے مشک کا دل پھٹا جا رہا تھا، آنسوؤں کو روکنے کی تمام کوشش بیکار ہوتی جا رہی تھیں، کانوں سے جھمکے، گردن سے ہار، انگوٹھیاں بے دردی سے اتار کر بیگ میں پھینکتی رہی، ٹشو سے ہونٹوں کو بے رونق کیا، کاجل تو آنسو اپنے ساتھ ہی بہا کر لے گئے تھے، کلائیوں سے گجرے نوچے اور گاڑی سے باہر پھینک دیئے، زلفوں کو سمیٹ ڈالا، اب بدن پہ صرف ساڑھی تھی جو خود بھی جھلس گئی اور مشک کے نازک وجود کو جھلسا رہی تھی، طٰہ کی زبان مسلسل طنز کے تیر برسا رہی تھی۔

''آئندہ زنجبیل کی سیٹ پر بیٹھنے کی غلطی کی تو اٹھا کر گاڑی سے باہر پھینک دوں گا۔'' طٰہ کا پارا نیچے اترنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

مشک خاموشی سے سر جھکائے اس کی باتیں سن رہی تھی، دل ماتم اور آنکھیں آہ و بکا کرنے لگیں، اس نے ایک غم بھری نگاہ طٰہ پر ڈالی۔

''آہ ری محبت۔'' مشک نے سسکی بھری۔

رونے کی سزا ہے نا رلانے کی سزا ہے
یہ درد محبت کو نبھانے کی سزا ہے
ہنستے ہیں تو آنکھوں سے نکل آتے ہیں آنسو
یہ اک شخص کو بے انتہا چاہنے کی سزا ہے

مشک کی نگاہ آسمان کی سمت اٹھ گئی، خاموش خاموش اداس سا آسمان، گاڑی بیک کرتے طٰہ کی نظر پیچھے گئی تو مشک کی اجڑی ہوئی حالت اسے چونکا گئی۔

☆☆☆

حبیب الرحمٰن اور شفیق الرحمٰن دو ہی بھائی تھے والدین کی وفات کے بعد حبیب الرحمٰن نے گھر اور بزنس سنبھالا، رقیہ خاتون طٰہ کی پیدائش کے وقت اس دنیا سے منہ موڑ گئیں تو بی بی جان نے طٰہ کو ماں کا پیار دیا، شفیق الرحمٰن کی زندگی میں الماس بہار بن کر آئیں، زنجبیل اور مشک نے ان کی فیملی کو مکمل کر دیا تھا، تینوں بچے رحمٰن ولا کی رونق تھے۔

روڈ ایکسیڈنٹ میں شفیق الرحمٰن وفات پا گئے تو الماس کی دنیا اندھیری ہو گئی مگر آغا حبیب الرحمٰن نے زنجبیل اور مشک کو باپ کی محبت دی اور الماس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا، لاڈ پیار کی وجہ سے زنجبیل میں منفی عادات پیدا ہو گئیں، مزاج کی سختی اور ضد نے اس کی خوبصورت شخصیت کو گہنا کر رکھ دیئے، مگر مشک گویا زنجبیل کا الٹ تھی نرم و نازک حساس اور دھیمے مزاج والی مشک آغا جان کی بے حد لاڈلی تھی، طٰہ کی نظروں میں زنجبیل کے لئے بے پناہ محبت تھی مگر آغا جان کو طٰہ کی پسند پر اعتراض تھا، زنجبیل کی عادات طٰہ کے بالکل برعکس تھیں آغا جان کی زیرک نگاہیں مستقبل میں انہیں پریشان ہی دیکھتے، مگر کچھ نہ کہتے، مشک آغا جان کی لاڈلی تھی، اس کے حوالے سے آغا جان کی آنکھوں میں کچھ خاص تھا جو طٰہ کو فی الحال بالکل سمجھ نہیں آ رہا تھا، آغا جان انتظار کر رہے تھے کہ طٰہ کو بھی ان کا فیصلہ صحیح لگے گا۔

☆☆☆

رات گہری ہونے لگی، سب لوگ میٹھی نیند سو رہے تھے، ہر سو خاموشی چھائی ہوئی تھی، مشک کا ہمراز ''چندا'' بھی پورے آب و تاب کے ساتھ

چمک رہا تھا، مشک ٹیرس میں کھڑی تھی یادوں کے زہریلے ناگ پھن اٹھانے لگے، مشک کا سارا بدن ان کے زہر سے نیم بے ہوش تھا ماضی پھر سے سامنے کھڑا تھا۔

''امی میرا یہ سوٹ کس نے پہنا تھا؟'' زنجبیل جلالی انداز میں بولی۔

''مشک نے۔'' الماس بیگم بھی اس کے غصے سے خائف رہتی تھیں۔

''کیوں کیا تم نے...... کیوں ہاتھ لگایا میری چیزوں کو جانتے ہوئے بھی کہ میں اپنی کوئی چیز شیئر نہیں کر سکتی، پھر بھی؟'' زنجبیل گرج برس رہی تھی۔

''آپی دوست کی منگنی تھی، بس تھوڑی دری کے لئے پہنا، بالکل خراب نہیں کیا۔'' مشک لجاجت و عاجزی سے بولی۔

''یعنی تمہاری، اترن اب میں پہنوں گی۔'' زنجبیل نے زہر آلود نگاہ مشک پر ڈالی اگلے ہی لمحے لائیٹر کے شعلے نے کپڑوں میں آگ لگا دی۔

الماس بیگم اور مشک کی خوف بھری چیخیں بلند ہوئیں، آغا جان گھبرا کر پہنچے تو دنگ رہ گئے۔

''یہ کیا پاگل پن ہے زنجبیل!'' آغا جان غصے سے بولے۔

''سمجھا لیں آغا جان اپنی لاڈلی کو اگر آئندہ اس نے میری کسی چیز کو بھی ہاتھ لگایا تو میں پورے گھر کو آگ لگا دوں گی۔'' مشک آغا جان کے سینے سے لگی آنسو بہا رہی تھی اور زنجبیل کھا جانے والی نظر ڈالتی ہوئی باہر نکل گئی۔

زنجبیل کے مزاج کی سختی نے رحمٰن ولا میں عجیب سا تناؤ پیدا کر دیا تھا۔

''الماس! زنجبیل کے معاملے میں آپ کی تربیت سے مجھے بہت شکایت ہے، مشک کو دیکھ کر جتنا دل باغ و بہار ہوتا ہے، زنجبیل کی اتنی ہی فکر ہوتی ہے لڑکیوں کے مزاج میں اتنی سختی اور ہٹ دھرمی نہیں ہونی چاہیے، نا جانے اگلے گھر جا کر یہ لڑکی کیا کرے گی۔'' آغا جان کے لہجے میں تاسف و تردد تھا۔

''آغا جان! میں نے دونوں کی تربیت ایک سی کی ہے مگر زنجبیل کے معاملے میں نا جانے کہاں مجھ سے کوتاہی ہو گئی ہے۔'' الماس کے لہجے میں ندامت اور فکر مندی کے رنگ تھے۔

''حبیب الرحمٰن کتنی بار سمجھایا ہے کہ دونوں بہنوں کا ہر وقت موازنہ نہ کیا کرو خواہ مخواہ دونوں میں مقابلے کی فضا پیدا ہوتی ہے، آہستہ آہستہ زنجبیل بھی ٹھیک ہو جائے گی، تم فکر نہ کرو۔'' بی بی جان نے ماحول میں چھایا تناؤ کم کرنے کی سعی کی۔

''اماں جان آپ اور الماس زنجبیل کا رشتہ ڈھونڈیں جتنی جلد ہو جائے وہ اپنے گھر کی ہو تا کہ ذمہ داریوں کا احساس ہو تو اس کی طبیعت میں سلجھاؤ آ جائے۔'' آغا جان نے اپنے ساتھ لپٹی ہوئی مشک کے آنسو پونچھے۔

''کس کا رشتہ ڈھونڈا جا رہا ہے؟'' طٰہ کی آواز پر سب چونکے، مشک اسے دیکھتے ہی سمٹ سی گئی اور وہ رسان سے صوفے پر براجمان ہوتے ہوئے بولا۔

''زنجبیل کا۔'' آغا جان متفکر آواز میں بولے۔

''لیکن کیوں...... اس کا رشتہ ڈھونڈنے کی کیا ضرورت ہے، میں اور وہ دونوں بچپن سے محبت کرتے ہیں۔'' طٰہ کے الفاظ مشک کی سماعت سے ٹکرائے اور ایک ساتھ ہی کئی دھماکے ہوئے۔

وہ آنکھیں پھاڑے طٰہ کو دیکھ رہی تھی، یہ کب ہوا، میں کیوں بے خبر رہی، دل بے خبر غم سے پھٹنے کو تھا۔

“کیا؟” آغا جان کی حیرت بھری آواز ابھری۔

“جی...... اور وہ جن عادات کی بھی مالک ہے مجھے قبول ہے اور آپ اس بات کی فکر چھوڑ دیں کہ وہ کیسی ہے، میں اسے ہرگز خود سے دور نہیں کروں گا۔” طٰہٰ پرعزم لہجے میں بولا تھا۔

وادی محبت میں ہر طرف تاریکی چھا گئی، طٰہٰ کی محبت تو آپی کے لئے تھی، بچپن کے سب خواب، دھول ہونے لگے، وہ بے خبر سدا مشک کی محبت سے بے خبر ہی رہا، محبت یوں پل پل چھپا کر رکھی تھی اور وہ ریت کی طرح مٹھی سے نکل گئی، وہ محبت کے جنازے کو سامنے رکھے ماتم کناں تھی کہ رحمٰن ولا میں زنجبیل اور طٰہٰ کی شادی کی تیاریاں ہونے لگی، مشک کا دم گھٹنے لگا تھا شادی کے بعد دونوں کو ہر دم ہر پل ساتھ دیکھنا ہی سوہان روح تھا۔

“آغا جان میں پی ایچ ڈی کے لئے باہر جانا چاہتی ہوں۔” اس نے عارضی فرار چاہا۔

“مشک یہ کیا کہہ رہی ہو، تمہاری بہن کی شادی ہے اور اس موقع پر یہ بات کیا مناسب ہے؟” بی بی جان حیرت سے بولیں۔

“مشک تم نے جتنا پڑھنا ہے پڑھو، اب تو ہمارے ملک میں بھی تعلیم کی اعلیٰ سہولیات موجود ہیں، لیکن دور جانے کی بات نہ کرو، میں تمہاری جدائی نہیں سہہ پاؤں گا۔” آغا جان دلگرفتہ انداز میں بولے تو اس کی آنکھیں بھی بھیگ گئیں۔

طٰہٰ سے دور جانے کے تمام راستے بند ہو گئے تھے، جوں جوں شادی کے دن قریب آرہے تھے مشک کے اندر گھٹن و بے قراری بڑھتی جارہی تھی، سانس لینا بھی دشوار ہوا جارہا تھا، محبت اس کے لئے آبلہ کرب ثابت ہوئی تھی جو پھٹے تو تکلیف اور نہ پھٹے تو اذیت۔

☆☆☆

رحمٰن ولا رنگ و نور میں نہایا بقعہ نور بنا ہوا تھا، بارات کا دن تھا شادی کے ہنگامے عروج پہ تھے مشک طٰہٰ کے سائے سے بھی دور رہتی، کہیں وہ آنکھیں میں اپنا عکس دیکھ کر چونک نہ جائے جب محبت نارسائی ٹھہری تو پھر اظہار کی زباں کیوں ملے۔

“ویری نائس پریٹی گرل!” عقب سے طٰہٰ کی آواز پہ وہ تھم سی گئی۔

“بھئی آج تمہاری آپی تم سے جیلس نہ ہو جائیں۔” طٰہٰ کے لہجے میں محبت کو پا لینے کی سرشاری تھی۔

مشک نے اک سرسری نگاہ ڈالی تھی، بلیک شیروانی میں اس کی وجاہت نمایاں تھی۔

“کیا بات ہے محترمہ آج آپ کا سوئچ کیوں آف ہے؟” طٰہٰ اس کی حالت سے بے خبر مسکراتے ہوئے بولا اور عادتاً اس کے نرم و نازک گال کو چھونے لگا تھا کہ وہ چند قدم پیچھے ہٹ گئی۔

“کیا ہوا، کوئی ناراضگی؟” طٰہٰ کی آنکھوں میں حیرت ابھری۔

“نہیں۔” مشک بمشکل بولی۔

“تو پھر کیا ہوا ہے، تم مجھے کافی دنوں اگنور کررہی ہو، کیا بات ہے اپنے طٰہٰ بھائی کو نہیں بتاؤ گی۔” طٰہٰ نے فکرمندی سے اس کا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

طٰہٰ کے ہاتھ اس کے شانوں پہ دھرے تھے مشک کا ضبط جواب دینے لگا، آنسو تھے کہ بہنے کو تیار تھے، دل تو چاہ رہا تھا کہ طٰہٰ کے قدموں سے لپٹ جائے اور محبت کی بھیک مانگ لے۔

“طٰہٰ مجھے خود سے دور نہ کریں میں مر جاؤں گی۔” نیلی کانچ آنکھیں جھلملانے لگیں، طٰہٰ بے چینی سے اس کے بولنے کا منتظر تھا کہ رحمٰن ولا

کے در و دیوار لرز اٹھے، ایک کہرام برپا ہو گیا، رحمٰن ولا کے مکینوں پہ تو قیامت گزر گئی۔

“بیوٹی پارلر سے آتے ہوئے زنجبیل کا سیریس ایکسیڈنٹ ہوا دماغ پہ شدید چوٹ آنے کے باعث وہ کومے میں ہے چلی گئی۔”

دور دراز کی مسجدوں سے آتی اذان کی صدائیں مشک کو ماضی سے حال میں لے آئیں چاند اپنی ستاروں کی فوج کے ساتھ رخصت ہو چکا تھا، رات کی سیاہی صبح کی سفیدی میں بدل گئی تھی۔

وہ دیر تک سجدے میں گری کاتب تقدیر کو اپنا غم سناتی رہی تھی کہ طٰہٰ کی گرجدار گونجی۔

“میری گاڑی کی چابی کہاں ہے؟” طٰہٰ درشتی سے بولا انداز میں عجلت تھی۔

“کیا ہوا خیر ہے، اتنی صبح صبح۔” وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

“ایمرجنسی سے کال آئی ہے، زنجبیل کے حوالے سے کوئی خبر۔” اس نے تیزی سے چابی جھپٹی تھی کہ فقرہ ادھورا رہ گیا، وہ جا چکا تھا۔

☆☆☆

“طٰہٰ کہاں ہے؟” مشک کو ناشتے کی میز پر دیکھا تو آغا جان نے پوچھا۔

“آغا جان وہ ہاسپٹل گئے ہیں کہہ رہے تھے کہ آپی کے بارے میں کوئی نیوز ہے۔” اس نے بتایا۔

“یا الٰہی خیر!” بی بی جان رقت آمیز لہجے میں بولیں۔

“الماس کو فون ملاؤ، وہ بھی تو ہاسپٹل گئی ہے، معلوم کرو کیا صورتحال ہے۔” آغا جان فکرمندی سے بولے۔

“امی کا فون بند جارہا ہے۔” وہ مختصراً بولی، اسی اثناء میں طٰہٰ اور الماس بیگم پہنچ گئے۔

“امی خیریت ہے نا، آپی ٹھیک ہیں۔” مشک نے انہیں روتے دیکھا تو اس کا دل ڈوبنے لگا۔

“مشک...... میری زنجبیل کو ہوش آگیا ہے، اللہ نے ہم سب کی دعائیں سن لیں۔” الماس بیگم خوشی میں بھی روئے جارہی تھیں۔

“یا اللہ تیرا شکر۔” سب کی زبانوں پر ایک ساتھ یہ الفاظ تھے۔

رحمٰن ولا بہت دنوں بعد خوشی، مسکراتے ہوئے چہروں کو دیکھ رہا تھا، مگر طٰہٰ چپ تھا مٹھیاں بھینچے وہ ساکت کھڑا تھا۔

“کیا ہوا تمہیں، اتنے چپ کیوں ہو؟” آغا جان نے اسے خاموش کھڑا دیکھا تو استفسار کیا۔

“آغا جان بہت ظلم کیا ہے آپ نے میرے ساتھ، میں نے ہمیشہ زنجبیل کو چاہا مگر آپ کی ضد نے ہمیں برباد کر دیا، کیسے سامنا کروں گا میں زنجبیل کا۔” طٰہٰ سلگ رہا تھا۔

اس کی بات پر سناٹا چھا گیا تھا مشک اپنی جگہ مجرم سی بن گئی، قصوروار نہ ہوتے ہوئے بھی طٰہٰ کی دہکتی نگاہوں کی زد میں تھی۔

“بس بہت ہو گیا، اب میں یہ زبردستی کا رشتہ ہرگز نہیں نبھاؤں گا۔” طٰہٰ اپنے حواسوں میں نہیں تھا، مشک اس کے بولنے کی منتظر تھی تو آغا جان کا متغیر چہرہ اپنا ڈوبتا دل سنبھالتے ہوئے بے حال نظر آئے۔

“اپنی لاڈلی کو نظروں کے سامنے رکھنے کی آپ کی خواہش تھی، میں اپنی اور زنجبیل کی زندگی برباد نہیں ہونے دوں گا، میں مشک کو طلاق......”

مشک کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگیں، اس کا وجود بوسیدہ پتے کی طرح لرزنے لگا، ایک لمحے کے لئے اس کی اندر کی عورت جاگ اٹھی، مشک

طٰہ کے پیر پکڑ لو، اسے روک لو، وہ دہائی دینے لگی۔

''ہرگز نہیں، محبت کبھی بھیک کی صورت نہیں مانگی تو پھر اس کمزور سے رشتے کے لئے کیوں گڑ گڑاؤں۔'' مشک اپنے اندر کی عورت کے سامنے ڈٹ گئی، آنکھیں لبالب پانیوں سے بھر گئیں، آغا جان طٰہ کے منہ سے نکلنے والے الفاظ برداشت نہ کر پائے، سینے پہ ہاتھ رکھتے وہ گرنے کو تھے کہ مشک نے انہیں سنبھالا۔

''کیا ہوا آغا جان؟'' مشک رونے لگی، طٰہ گھبرا سا گیا، یہ تو اس نے سوچا ہی نہ تھا۔

''طٰہ دیکھ کیا رہے ہو ایمبولینس منگواؤ۔'' بی بی جان چلائیں۔

طٰہ لفظ طلاق سے آگے کچھ نہ کہہ سکا، تقدیر ہاں تقدیر پھر اپنی چال چل گئی ہر تدبیر تقدیر کے سامنے بے بس تھی۔

☆☆☆

''بی بی جان اسے کہیں یہ میری نظروں سے دور ہو جائے، میں اس نا ہنجار کا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتا۔'' آغا جان ہوش میں آ چکے تھے۔

طٰہ کو اپنے سامنے دیکھ کر منہ پھیر لیا، طٰہ ندامت سے سر جھکائے کھڑا تھا، آغا جان کی حالت کا وہ ذمہ دار تھا پچھتاوا اسے تڑپانے لگا۔

دل کا دورہ جان لیوا بھی ثابت ہو سکتا تھا حقیقت میں طٰہ آغا جان سے بھی بے حد محبت کرتا تھا ان کی تکلیف سوچ کر نادم ہونے لگا۔

''حبیب الرحمٰن معاف کر دو، بچہ ہے۔'' بی بی جان طٰہ کا غم سمجھ کر بولیں۔

''آغا جان معاف کر دیں میری خاطر۔'' مشک بھی طٰہ کی وکیل بنی۔

''صرف ایک شرط پر، میرے سر پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائے کہ تمہیں کبھی طلاق نہیں دے گا۔''

آغا جان نے اسے دو کشتیوں کا سوار بنا دیا تھا۔

ایک طرف محبت تھی تو پورے آٹھ ماہ بعد موت کو شکست دے کر واپس لوٹی تھی اور دوسری طرف باپ کا حکم، طٰہ الجھ گیا، محبت پر باپ کا حکم غالب آ گیا، ایک کھا جانے والی نگاہ مشک پر ڈالتا ہوا وہ باہر نکل گیا۔

☆☆☆

طٰہ نے حالات کی نزاکت کو جانتے ہوئے ہتھیار ڈال دیئے مگر رحمٰن ولا کے مکینوں کو ایک نیا فیصلہ سنا ڈالا۔

''ابھی زنجبیل کی ذہنی حالت بہت نازک ہے، ڈاکٹری پوائنٹ آف ویو سے وہ کوئی صدمہ نہیں برداشت کر پائے گی اس لئے یہ شادی خفیہ رہنی چاہیے۔'' طٰہ کی بات میں وزن تھا سو سب نے اکتفا کیا۔

زنجبیل واپس لوٹ آئی تھی، سب بہت خوش تھے بڑے دنوں بعد پردیسی اپنے گھر کو لوٹا تھا، طٰہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا، وہ پروانہ بنا شمع کے اردگرد منڈلاتا رہتا، اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھتا، ڈھیروں باتیں کرتا، اپنی تمام تر محبتیں نچھاور کرتا۔

''زنجبیل تمہیں اگر کچھ ہو جاتا تو تمہارا طٰہ بھی مر جاتا۔'' طٰہ کی دیوانگی دیکھ کر زنجبیل کے چہرے پر حیاء کی لالی چھا جاتی۔

☆☆☆

''تم کہاں آ رہی ہو منہ اٹھا کر۔'' مشک کو اپنے کمرے میں آتا دیکھ کر طٰہ نے آڑے ہاتھوں لیا۔

''تو اور کہاں جاؤں۔'' مشک کے لہجے میں حیرت کا عنصر غالب تھا۔

''زنجبیل سے اس رشتے کو خفیہ رکھنا ہے، یہی طے ہوا تھا نا۔'' طٰہ ناگواری سے اسے

گھورتے ہوئے بولا۔

''تو......؟'' مشک کا سوال مختصر مگر بہت سے معنی رکھتا تھا۔

''تو یہ ہے کہ اپنا بوریا بستر گول کرو اور جاؤ اپنے کمرے میں۔'' طٰہ بغیر لحاظ و مروت کے بولا۔

مشک کو دھکیل کر باہر نکالا اور دروازہ لاک کر دیا، کرب و دکھ نے مشک کو چاروں طرف سے گھیر لیا، ذلت کے احساس نے اس کی آنکھوں کو نم کر دیا۔

محبت آبلہ ہے کرب کا، کوئی محبت نہ کرے
کسی کو ٹوٹ کر چاہے نا
محبت روگ ہوتی ہے محبت سوگ ہوتی ہے
اور یک طرفہ محبت تو انسان کو زندہ درگور
کر دیتی ہے
کیا ملا محبت سے
خواب کی مسافت سے
وصل کی تمازت سے
روز و شب ریاضت سے
کیا ملا محبت سے؟
ایک ہجر کا صحرا
ایک شام یادوں کی
اک تھکا ہوا آنسو

بھیگے بھیگے الفاظ ڈائری کے سپرد کرتے ہوئے وہ بے تحاشہ رونے لگی......اب رونا ہی تو مقدر ہے۔

☆☆☆

طٰہ زنجبیل کو زندگی کی طرف لانے کے لئے ہر ممکن جتن کر رہا تھا، سارا سارا دن اس کے کمرے میں گزارتا، محبت بھری باتیں کرتا، زنجبیل اس کی دیوانگی دیکھ کر اپنی قسمت پر نازاں تھی، تقدیر کو مٹھی میں کرنے کا فن اسے آتا ہے یہ سوچ اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر جاتی، خود پر غرور سا ہونے لگتا، وہ سرشار اس کی باتیں سنتی رہتی اور پھر اس کے کندھے پہ سر رکھے نیند کی وادی میں اتر جاتی، طٰہ کی محبت پاش نظریں اس کے چاند سے چہرے کا طوائف کرتی رہتیں۔

''چائے مل جائے گی؟'' آدھی رات زنجبیل کے کمرے میں گزار کر وہ مسکراتا ہوا باہر نکلا تو مشک کو دیکھ کر کہہ ڈالا۔

''نسرین! طٰہ کو چائے لا دیں۔'' مشک نے طٰہ کی طرف بنا دیکھے ملازمہ کو آواز دے کر کہا، طٰہ اس کے انداز پر حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

''آئندہ سے چائے بھی آپی کے کمرے سے پی کر آیا کریں۔'' وہ کہہ کر رکی نہیں تھی مشک کا انداز و لہجہ بہت کچھ سمجھا رہا تھا مگر طٰہ...... سمجھنے کی بجائے الجھ سا گیا۔

☆☆☆

''طٰہ کہاں ہے؟'' بی بی جان نے مشک کے بالوں میں محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے استفسار کیا، جو ان کی گود میں سر رکھے آنکھیں موندے لیٹی تھی۔

''زنجبیل آپی کے کمرے میں؟'' وہ آنکھیں کھولے بنا آہستگی سے بولی۔

''کیا ہو گیا ہے طٰہ کو، سارا سارا دن اس کی چاکری میں لگا رہتا ہے اور آدھی آدھی رات بھی اس کے کمرے میں گزارتا ہے۔'' بی بی جان برہمی سے بولیں۔

''گمشدہ محبت اتنے عرصے بعد ملی ہے، دیوانگی تو لازم ہے بی بی جان۔'' مشک تلخی سے مسکرائی۔

''ارے لڑکی! بیوی ہے تو اس کی، شادی کے بعد منگیتر کی محبت کا کیا جواز، جو مقدر میں تھا

ہو گیا، خواہ مخواہ قسمت سے بیر کیا لگا نا، احمق ہے طہ۔'' بی بی جان مشک کے اطمینان پر سلگ کر بولیں۔

''الماس، مشک تو بالکل باؤلی ہو گئی ہے، شوہر آدھی آدھی رات تک بہن کے کمرے میں رہتا ہے اور یہاں یہ اطمینان سے لیٹی ہے۔'' الماس بیگم کو کمرے میں آتا دیکھ کر بی بی جان نے کہا۔

''بی بی جان کیا کر سکتی ہوں، تقدیر نے اتنا بھیانک مذاق کیا ہے میری تو عقل ہی ماؤف ہو گئی ہے، سمجھ نہیں آتا ایک بیٹی کی صحت یابی پر خوشی مناؤں یا دوسری بیٹی کو یوں اجڑا ہوا دیکھ کر ماتم کروں۔'' الماس بیگم کی آواز رندھ گئی، ان کا لہجہ متاسفانہ تھا۔

''امی جان، تقدیر کو برا نہیں کہتے، اچھی ہو یا بری، ہمارا کام اعتراض کرنا نہیں بلکہ قبول کرنا ہے۔'' مشک ماں کے گلے لگتے ہوئے بولی۔

''بات کروں گی میں طہ سے۔'' بی بی جان بولیں۔

''بی بی جان آپ فکر نہ کریں، آپی ان کی کزن بھی تو ہیں، ویسے بھی ان دونوں کا کوئی قصور نہیں، میں ہی ان کے درمیان آ گئی ہوں۔'' مشک بظاہر مسکراتے ہوئے بولی۔

''لڑکی اتنی مضبوط بن کر تم کسے دھوکہ دے رہی ہو، میں تمہاری باتوں سے بہلنے والی نہیں ہوں، جب راتوں کی نیندیں رخصت ہوں گی تب یاد آئیں گی میری باتیں۔'' بی بی جان کے چہرے پر کبیدگی کے آثار تھے۔

''نیندیں تو کب کی روٹھ چکی ہیں بی بی جان، اب کیا غم کروں۔'' مشک سوچنے لگی۔

بی بی جان کو تو وہ مطمئن کر آئی تھی مگر خود الجھن کا شکار تھی، سوئی ہوئی عورت انگڑائی لے کر اٹھ بیٹھی، جسے کسی گمشدہ کی تلاش تھی، حسد و رقابت کے جذبات اسے جھلسانے لگے، وہ کھڑکی کے ساتھ ٹیک لگائے باہر اندھیرے میں جانے کیا تلاش کر رہی تھی کہ لان میں دو سائے دکھائی دیئے۔

لان میں دیوار گیر لیمپ روشن تھا مگر چہرے دیکھ نہ پائی، یکا یک وہ سائے کچھ قریب آئے تو ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے وہ طہ اور زنجبیل تھے، طہ کے چہرے پر سرشاری تھی تو زنجبیل کے چہرے پر حیاء کی لالی چھائی تھی، مشک سرتا پا سلگ کر رہ گئی، آنکھیں گرم آنسوؤں سے جلنے لگیں، ذہن و دل اس ماحول سے فرار مانگ رہے تھے۔

☆☆☆

''آغا جان مجھے یونیورسٹی کی طرف سے جاب کی آفر ہوئی، سارا سارا دن بور ہو جاتی ہوں سوچ رہی ہوں جوائن کر لوں، آپ میرے لئے دوسری گاڑی کا بندوبست کر دیں۔'' مشک صبح ناشتے کی ٹیبل پر آغا جان سے مخاطب تھی۔

''کیا ضرورت ہے الگ گاڑی کی میں ہاسپٹل جاتے ہوئے تمہیں ڈراپ کر دیا کروں گا۔'' اخبار پڑھتے ہوئے طہ نے ایک سرسری نگاہ مشک پر ڈالتے ہوئے فراخدلی سے آفر کی ڈالی۔

''اپنا مشورہ اپنے پاس ہی رکھیئے، میں اس وقت آغا جان سے مخاطب ہوں۔'' مشک کا تیخ پا انداز سبھی کو حیران کر گیا، طہ حیران نظروں سے اسے دیکھتا رہ گیا۔

''یہ کس انداز میں بات کر رہی ہو مشک، طہ بڑے بھائی ہیں تمہارے۔'' زنجبیل نے مشک کو لتاڑا البتہ طہ ''بھائی'' لفظ پر گڑبڑا کر رہ گیا۔

''مشک ٹھیک کہہ رہی ہے، وہ مجھ سے بات کر رہی تھی تو طہ کو کوئی ضرورت نہیں جواب دینے کی۔'' آغا جان بھی مشک کی حمایت میں بول

پڑے۔

''آغا جان یہ طہ سے بدتمیزی سے بات کرے، میں یہ برداشت نہیں کر سکتی۔'' زنجبیل بھڑک کر بولی۔

طہ خاموشی سے یہ بحث و تکرار سن رہا تھا مشک کا رویہ نا قابل فہم ہوتا جا رہا تھا، وہ کہیں سے بھی کم گو، کمزور سی مشک نہیں لگ رہی تھی، جو ذرا سی ڈانٹ پر سہم سی جاتی تھی، وہ مشک کی ذات میں آئی تبدیلیوں پر باریک بینی سے غور کر رہا تھا۔

طہ پر اس تبدیلی کی وجہ جاننے کی دھن سوار ہو گئی تھی وہ بہانے بہانے سے مشک کو مخاطب کرتا، کبھی کسی چیز کی گمشدگی کی شکایت کرتا اور بحث و مباحثے کو جان بوجھ کر طول دیتا اور مشک کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لیتا۔

''کبھی میرا کوٹ کہاں ہے، میری ٹائی نہیں مل رہی بلیو والی۔'' مشک خاموشی سے سب کچھ رکھ کر کمرے سے باہر نکل جاتی، طہ اسے کسی نہ کسی بہانے سے روک لیتا۔

''مشک میری اتنی ضروری فائل نہیں مل رہی، کہیں تم نے تو نہیں رکھ دی؟'' طہ ایک اور بہانہ تراشتا، مشک فائل ڈھونڈ کر دینے لگی اور جانے کے لئے پلٹی تھی کہ طہ نے پکارا۔

''یہ اتنی ضروری فائل تم مجھے اب دے رہی ہو۔'' فائل ہاتھ میں پکڑے مگر نظریں اس کے چہرے پر جمی تھیں۔

''طہ میں رات کو دینے آئی تھی مگر آپ کا کمرہ لاک تھا۔'' مشک روکھائی سے بولی۔

''یہ تم نے طہ کہنا کب سے شروع کر دیا ہے، تم تو طہ بھائی کہتی تھی نا۔'' زنجبیل کی آمد پر وہ چونکے جو دونوں ایک دوسرے میں الجھے تھے، زنجبیل کے انداز میں شک نمایاں تھا۔

''غلطی سے کہہ دیا ہو گا؟'' طہ بوکھلاہٹ چھپانے کے لئے مصنوعی انداز سے مسکرا دیا۔

''میں آپ سے نہیں مشک سے بات کر رہی ہوں۔'' زنجبیل کا انداز تفتیشی تھا۔

''اس سوال کا جواب آپ اپنے منگیتر صاحب سے پوچھ لیں۔'' مشک کا طنزیہ انداز دیکھ کر تلملا کر رہ گیا، زنجبیل کی گہری پرسوچ نگاہیں مشک کے تعاقب میں تھیں۔

☆☆☆

زنجبیل رحمٰن ولا میں کچھ عجیب سی تبدیلیاں محسوس کر رہی تھیں جیسے سب اس سے کچھ چھپا رہے تھے مشک کے بدلے بدلے تیور، طہ کا بوکھلانا، بظاہر دکھائی تو نہیں دے رہا تھا، مگر بہت کچھ تھا جو زنجبیل کو اپنا آپ محسوس کروا رہا تھا، تبدیلی کا مضبوط تعلق طہ سے ہے، پہلے اسے صرف شک تھا مگر اب یقین ہونے لگا۔

''طہ میں اتنا عرصہ بیمار رہی، آپ مجھے مس کرتے تھے نا؟'' زنجبیل طہ کے شانے پر سر رکھے استفسار کر رہی تھی، طہ کی بے اختیار نظر سامنے بیٹھی مشک کی جانب اٹھ گئی، وہ جو محویت سے سٹوڈنٹس کی اسائمنٹس چیک کر رہی تھی، لیلیٰ مجنوں کی گفتگو سن کر وہ انہیں نظر انداز کر کے جانے لگی، مشک کے چہرے پر چھائی سنجیدگی جانے کیوں طہ کے دل میں ہلچل مچا رہی تھی، محبت اس کے پہلو میں موجود تھی مگر دھیان مشک کی طرف تھا، نا جانے اس لمحے کیوں دل نے خواہش کی کہ مشک کا ہاتھ تھام کر روک لے۔

''طہ! کہاں کھو گئے ہیں، میں نے آپ سے کچھ پوچھا ہے؟'' زنجبیل جو اس کے جواب کی منتظر تھی اس کی جانب دیکھتے ہوئے ٹوکا۔

''بہت مس کیا تھا میں نے، تمہاری سوچ سے بھی زیادہ۔'' طہ گڑبڑا گیا، طہ کو اپنے الفاظ خود اجنبی لگ رہے تھے، مشک کی بے نیازی

گھائل کرنے لگی تھی۔

''کافی مل سکتی ہے؟'' وہ قریب سے گزری تھی کہ طٰہٰ پکار بیٹھا۔

''آپی بہت اچھی کافی بناتی ہیں، آپی بنا دیں گی کافی۔'' مشک کاٹ دار انداز میں کہتی ہوئی چلی گئی۔

''بہت بدتمیز ہوگئی ہے مشک، آغا جان کے لاڈ پیار نے بہت خودسر بنا دیا ہے اور آپ طٰہٰ حد کرتے ہیں وہ آپ سے اتنی بدتمیزی کرتی ہے اور آپ بالکل خاموش رہتے ہیں۔'' زنجبیل غصے سے بولی۔

''ہاں میں بھی تو یہی غور کر رہا ہوں کہ مشک کی یہ تبدیلی کس وجہ سے ہے؟'' طٰہٰ ذومعنی انداز میں بولا، زنجبیل کے چہرے پر اطمینان در آیا کہ اب مشک کے ہوش ٹھکانے لگیں گے، طٰہٰ کا دل چاہ رہا تھا مشک کو جھنجھوڑ ڈالے کہ تمہاری یہ تبدیلی کس وجہ سے ہے جس نے مجھے بے سکون کر دیا ہے۔

☆☆☆

''طٰہٰ میں رحمٰن ولا میں کچھ تبدیلی سی محسوس کر رہی ہوں، یہ ہوا یہ فضا پہلی سی نہیں ہے سب کی نظریں عجیب سا فسانہ سنا رہی ہیں، جو نا قابل فہم ہے، مشک بہت بدل چکی ہے، سب سے بڑھ کر آپ، آپ دونوں میں تو بہت دوستی تھی، ہر وقت طٰہٰ بھائی طٰہٰ بھائی کہتے نہیں تھکتی تھی، پلیز طٰہٰ مجھے بتایئے کہ میرے بعد ایسا کیا ہوا ہے؟'' زنجبیل الجھی الجھی بولی۔

طٰہٰ کے ہاتھ پیر پھولنے لگے، زنجبیل کو کھوجتا انداز اسے بے ساختہ چونکا گیا۔

''یہ سب تمہارا وہم ہے، تمہارا طٰہٰ بالکل ویسے کا ویسا ہے بلکہ تمہاری جدائی نے مجھے اور بھی دیوانہ بنا ڈالا ہے۔'' طٰہٰ نے اس کا ہاتھ تھام کر محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا، زنجبیل کے چہرے پر تفکر کے جو گھرے بادل چھائے اس کی جگہ حیاء کی بدلیوں نے لے لی۔

''آغا جان میں زنجبیل کو کسی صحت افزا مقام پر لے کر جا رہا ہوں، تاکہ اس کی صحت میں مزید بہتری آئے۔'' طٰہٰ نے صبح ہی اپنا نیا پلان سب کے سامنے رکھ دیا۔

''میرے خیال میں تو وہ اب کافی بہتر ہے۔'' آغا جان نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔

''آغا جان یہ میرا خیال نہیں ہے، تمام ڈاکٹرز کی رائے ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ خوش رکھا جائے تاکہ مریض جلدی ری کور کرے۔'' طٰہٰ مدلل انداز میں بولا۔

''تو ٹھیک ہے مشک بھی تمہارے ساتھ جائے گی، ہر دم اداس سی رہتی ہے۔'' آغا جان نے دوٹوک انداز میں کہا۔

''مگر مشک کا وہاں کیا کام ہے؟'' طٰہٰ سٹپٹا گیا۔

''طٰہٰ زیادہ انجان بننے کی ضرورت نہیں، زنجبیل بے خبر ہے مگر تم تو حقیقت جانتے ہو پھر ساتھ لے جانے میں حرج ہی کیا ہے۔'' آغا جان قدرے درشت لہجے میں بولے۔

''طٰہٰ کیوں ہر بات پر بحث کرنے لگے ہو، کوئی عجیب بات تو نہیں کی جا رہی۔'' بی بی جان نے طٰہٰ کو ٹوکتے ہوئے کہا۔

''بی بی جان یہ ایک مریض کا ٹرپ ہے کوئی فیملی ٹرپ نہیں ہے جو ہر کوئی منہ اٹھا کر چل پڑے۔'' طٰہٰ بھڑک کر بولا۔

الماس بیگم کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی، مشک کے بارے میں طٰہٰ کے خیالات انہیں تڑپا گئے، کس عذاب میں پھنس گئی ہے میری مشک، زندہ درگور ہو کر رہ گئی ہے میری بچی، آغا جان یہ کیا ظلم کر ڈالا آپ نے، لب سیئے وہ دل ہی دل میں آغا جان سے شکوہ کناں تھیں۔

''آپ سب کیوں خواہ مخواہ الجھ رہے ہیں یونیورسٹی میں ایگزام چل رہے ہیں مجھے چھٹی نہیں ملے گی، ویسے بھی کباب میں ہڈی بننے کا مجھے کوئی شوق نہیں۔'' مشک نے کہتے ہوئے آخری جملہ صرف طٰہٰ کو ہی سنایا تھا اور گھورتے ہوئے باہر نکل گئی، طٰہٰ کی نگاہوں نے دور تک اس کا تعاقب کیا تھا۔

☆☆☆

طٰہٰ و زنجبیل کو صحت افزاء مقام پہ گئے ہوئے کافی دن ہو گئے تھے، دونوں گئے تو یوں کھو گئے جیسے کسی سے کوئی تعلق ہی نہ ہو، آسمان سے برستا مینہ اب طوفان کی شکل اختیار کر چکا تھا، کبھی بادل گرجتے تو کبھی بجلی کڑکتی، مشک کے اندر بھی کرب و اضطراب موجزن تھا، نیند تھی کہ کوسوں دور کھڑی تھی بے کلی ایک پل کے لئے بھی اسے چین نہیں لینے دے رہی تھی، نظریں بار بار موبائل فون پہ ٹھہر جاتیں، کبھی طٰہٰ کا نمبر ملانے لگتی تو کبھی لکھا ہوا میسج مٹا ڈالتی ایسی بے کلی تو پہلے کبھی نہ تھی، دروازے پر دستک ہوئی تو وہ چونکی۔

''ابھی تک جاگ رہی ہو؟'' آغا جان اس کی آنکھوں کی سرخی دیکھتے ہوئے بولے۔

''بس کچھ کام رہ گیا تھا، پیپرز چیک کر کے سونے ہی لگی تھی۔'' مشک نے کمزور سا بہانہ بنایا۔

''ٹہل ٹہل کر پیپرز چیک کرتی ہو؟'' آغا جان کا سوال گہری معنویت رکھتا تھا، مشک لاجواب ہو کر نظریں چرا گئی۔

''طٰہٰ کا نمبر کیوں نہیں ملاتی؟'' آغا جان خفگی سے بولے۔

''ان کا نمبر آف جا رہا ہے۔'' مشک نے بہانہ تراشا ضبط جواب دینے لگا تھا۔

''تبھی کہا تھا ساتھ چلی جاؤ؟'' آغا جان ناراض ہوئے۔

''زنجبیل کا نمبر ملاؤ۔'' آغا جان بولے۔

''ہیلو مشک، موسم بہت زبردست ہے ہم دونوں بہت انجوائے کر رہے ہیں۔'' زنجبیل کو سدا اپنی ہی فکر رہی تھی، مشک کے آنسو اور درد اسے کہاں دکھائی دیتے تھے۔

''آغا جان پوچھ رہے ہیں کہ واپسی کا کب تک پروگرام ہے۔'' مشک نے کتنے ہی آنسو حلق میں اتارے۔

''ابھی ہمارا آنے کا کوئی پروگرام نہیں۔'' طٰہٰ کی شوخی سے بھرپور آواز ابھری تو آغا جان نے مشک کے ہاتھ سے فون لے کر طٰہٰ کی ایسی طبیعت صاف کی کہ دونوں کو اگلے دن ہی واپس آنا پڑا۔

زنجبیل کا گلاب چہرہ اندرونی خوشیوں کا غماز تھا، وہ ایک ایک پل مشک کے ساتھ شیئر کر رہی تھی، تصاویر میں بھی وہ دونوں انتہائی خوش دکھائی دے رہے تھے۔

''میری بیماری نے طٰہٰ کی دیوانگی میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔'' زنجبیل اپنی قسمت پر نازاں تھی۔

''ہم دونوں نے سوچ لیا ہے کہ شادی کے بعد ہم دوبارہ انہی مقامات پر جائیں گے۔'' وہ جوش و خروش سے بولی۔

''کس کی شادی؟'' مشک حق دق رہ گئی۔

''ارے بابا میری اور طٰہٰ کی شادی؟'' زنجبیل کی بات نے مشک کے وجود میں گویا گرم سلاخ اتار دی تھی، کہ وہ تڑپ کر رہ گئی۔

''تو کیا جواب دیا انہوں نے؟'' مشک نے اضطراری انداز میں انگلیاں مروڑتے ہوئے پوچھا۔

''لو جناب وہ تو پہلے سے ہی تیار بیٹھے تھے

فوراً مان گئے۔'' زنجبیل بولی، مشک کا ضبط جواب دینے لگا تو وہ اپنی کیفیت چھپانے کے لئے اٹھ کر جانے لگی تھی کہ طٰہ سے سامنا ہو گیا، اس کی آنکھوں کی نیلی جھیل میں ان گنت تحریریں موجزن تھیں کہ طٰہ چند لمحوں کے لئے گھبرا سا گیا۔

''طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟'' طٰہ نے فکر مندی سے پوچھا، مشک کوئی بھی جواب دیئے بغیر اسے حیران و پریشان چھوڑ آئی۔

مشک کو کیا ہو گیا ہے، کیا ہے اس کی نظروں میں جو مجھے تکلیف دینے لگا ہے، رات کے اس پہر طٰہ جاگتے ہوئے مشک پر ہی غور کر رہا تھا، نیند کوسوں دور کھڑی تماشا دیکھ رہی تھی۔

ساری رات جاگنے کی وجہ سے صبح سر بہت بوجھل ہو رہا تھا وہ لان میں چلا آیا، تازہ ہوا نے طبیعت پر خوشگوار اثر ڈالا، سبزہ آنکھوں کو بے حد بھلا لگ رہا تھا، پرندوں کی چہچہاہٹ ماحول کو بہت حسین بنا رہی تھی کہ طٰہ کی نظر مشک پر پڑی، لیمن کلر کے کرتے اور چوڑی دار پاجامے میں وہ بھی کوئی پھول معلوم ہو رہی تھی، وہ بے اختیار اس کی جانب بڑھ گیا۔

''کیا ہوا...... کسی کا انتظار کر رہی ہو؟'' طٰہ نے پوچھا۔

''گاڑی خراب تھی...... ایک کولیگ سے کہا تھا کہ صبح وہ مجھے لیتے ہوئے جائیں۔'' طٰہ کو دیکھ کر مشک کے لہجے میں بیزاری در آئی۔

''آؤ میں چھوڑ آتا ہوں۔'' طٰہ نے کہا، اسی اثناء میں زنجبیل بھی پہنچ گئی۔

''طٰہ پلیز مجھے **Exibition** ہال چھوڑ دیں، بہت لیٹ ہو گئی ہوں، واپسی پر میری **Exibition** میں آنا بھی ہے۔'' زنجبیل طٰہ کو زبردستی بازو سے پکڑ کر ساتھ لے گئی، زنجبیل کے انداز میں استحقاق دیکھ کر مشک کا وجود گیلی لکڑی کی طرح سلگ کر رہ گیا۔

''پتہ نہیں کیوں میں ان دونوں کے درمیان آ گئی ہوں۔'' وہ خود کو بے انتہا کمزور محسوس کر رہی تھی۔

☆☆☆☆

''کتنا بے کار وجود ہے میرا، میرا ہونا نہ ہونا ایک برابر ہے، آغا جان آپ کی محبت نے مجھے یہ کیسی سزا دے ڈالی ہے۔'' رات کو اپنی ڈائری کے حوالے ایک اور غم کر رہی تھی، چاند کی طرف بے بس نگاہوں سے دیکھا تھا وہ بھی کتنا تنہا تنہا سا تھا۔

''زنجبیل بس چند منٹ تک میں تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں۔'' طٰہ کی آواز سن کر مشک کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

''ڈاکٹر صاحب، مریضوں کے دماغ کا علاج کرتے کرتے آپ کا اپنا دماغ بھی کافی کمزور ہو گیا ہے، یہ آپی کا نہیں میرا نمبر ہے، راستے سے بادام ضرور لیتے آیئے گا یا پھر کسی اچھے ڈاکٹر سے اپنا چیک اپ کروایئے۔'' مشک تلخی سے بولی اور فون بند کر دیا، مشک کے الفاظ نے گویا بھس میں چنگاری ڈال دی تھی، مشک اور زنجبیل کے درمیان اس کا وجود پس کر رہ گیا تھا اور اوپر سے مشک کی ناقابل فہم حالت، آج وہ ہر بات کھل کر کرنا چاہ رہا تھا، اسی لئے دیوانوں کی طرح گھر کو دوڑا۔

رحمٰن ولا میں تیزی سے داخل ہوتے طٰہ کی نظروں کو مشک کی تلاش تھی اور وہ جانتا تھا کہ اس وقت وہ کہاں ہو گی، وہ جو ٹیرس میں کھڑی تھی اس کی آمد سے بے خبر تھی، اپنے بازو پہ کسی کی مضبوط گرفت اسے چونکا گئی، پلٹ کر دیکھا تو طٰہ نظروں کے سامنے تھا۔

''چھوڑیں طٰہ یہ کیا حرکت ہے؟'' مشک

اتفاد ناگہانی پہ گھبرا اٹھی، طٰہ جواب دیئے بغیر اسے گھسیٹتا ہوا سیڑھیوں سے اتار رہا تھا۔

''بی بی جان!'' مشک نے روتے ہوئے پکارا، وہ وظائف میں مصروف ہونے کی وجہ سے آواز سن نہ سکیں، خود کو بچانے کے لئے مشک نے سیڑھیوں کی ریلنگ تھام لی، مگر طٰہ کے جنون کے سامنے سب بیکار تھا۔

''طٰہ کیا ہو گیا ہے کیا پاگل پن ہے یہ؟'' مشک چیخی۔

مگر طٰہ سن ہی کب رہا تھا، اسی کوشش میں اس کا دوپٹہ بھی سیڑھیوں پر گر چکا تھا، طٰہ اسے اپنے کمرے میں لایا اور کمرہ لاک کر دیا، آنکھوں میں آنسو لئے اور دوپٹے کے بغیر شرم کے مارے اس نے رخ موڑ لیا اور چہرہ چھپا کر رونے لگی۔

''ہر وقت طنز، طعنے، کیا اس تبدیلی کی وجہ پوچھ سکتا ہوں؟'' طٰہ نے سختی سے اسے بازو سے پکڑ کر رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

''کوئی حق نہیں رکھتے آپ کہ مجھ سے کچھ بھی پوچھیں۔'' مشک نے نفرت سے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا۔

''حقوق تو میرے پاس ہی محفوظ ہیں، شاید بھول رہی ہو تم۔'' طٰہ کے لہجے میں استحقاق در آیا مشک بے بسی سے رو رہی تھی۔

''مشک میری مجبوری کو میری کمزوری نہ سمجھو، زنجبیل کو صدمے سے بچانے کے لئے برداشت کر رہا ہوں، اگر یہ شادی چھپا رکھی ہے تو کچھ غلط تو نہیں کر رہا، آغا جان کی قسم نے مجبور کر دیا ہے ورنہ یہ سب نہ ہوتا، تمہارے زہریلے طنز کے تیر میرے نہیں آغا جان کے حصے میں آنے چاہئیں۔'' طٰہ نے دل کی بھڑاس نکالی۔

''تو کیا کروں، آپ کے اس ڈرامے کو کامیاب بنانے کے لئے آپی کے سامنے آپ کو بھائی کہوں طٰہ اگر آپ کا کوئی قصور نہیں تو میرا کیا قصور ہے، کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ آغا جان سے کہہ کر آپ کا اور آپی کا نکاح کروا دوں تاکہ ایک وقت میں دونوں بہنیں آپ کے نکاح میں ہوں۔'' مشک تلخی سے بولی۔

''مشک!'' طٰہ نے چلاتے ہوئے ہاتھ اٹھایا مگر ضبط کر لیا اور بیڈ پر دھکا دے دیا، بکھری زلفیں، دوپٹے سے بے نیاز مشک روئے چلی جا رہی تھی۔

تجھے خبر ہوئی نہ زمانہ سمجھ سکا
ہم چپکے چپکے تجھ پہ کئی بار مر گئے

دروازے پر دستک نے طٰہ کو چونکا دیا، ایک نظر مشک پر ڈالتے ہوئے وہ دروازے کی طرف بڑھا۔

''آپ گھر پر ہیں طٰہ اور میں آپ کا انتظار کرتی رہی۔'' زنجبیل کے لہجے میں شکوہ تھا۔

''وہ اصل میں......'' طٰہ کچھ بول نہ پایا، زنجبیل کی نظر مشک پر پڑی تو اس پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔

''یہ مشک آپ کے کمرے میں کیا کر رہی ہے، یہ رو کیوں رہی ہے، سیڑھیوں پر اس کا دوپٹہ بھی گرا تھا؟'' زنجبیل ایک کے بعد ایک سوال کرنے لگی، طٰہ نظریں چرا کر باہر نکل گیا مگر زنجبیل کو الجھتا ہوا چھوڑ گیا۔

☆☆☆

طٰہ کا اضطراب سوا نیزے پر پہنچا ہوا تھا، زنجبیل کی آنکھوں میں اس کے لئے شک تھا جو اسے تڑپا گیا۔

''کیا ہو گیا تھا مجھے، کیا ضرورت تھی مشک سے الجھنے کی، ہاتھ بھی اٹھانے لگا تھا۔'' طٰہ کا ضمیر اس کوڑے مارنے لگا، دل میں ایکدم ہی استحقاق و اختیار کے جذبات بیدار ہونے لگے، تو قدم

مشک کے کمرے کی طرف بڑھنے لگے، مشک کے کمرے کا دروازہ لاک تھا، ہر طرف خاموشی کا راج تھا، طٰہٰ کو اس وقت اگر مشک کے کمرے کے باہر کوئی بھی دیکھتا تو حیران نہ ہوتا، ان کے رشتے سے صرف زنجبیل ناواقف تھی۔

"طٰہٰ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟" زنجبیل کی آواز پر وہ چونک کر پلٹا۔

"وہ...... وہ...... میں...... میں پانی لینے آیا تھا۔" طٰہٰ نے گھبرا کر بہانہ تراشا۔

"تو کچن میں جائیں، مشک کے کمرے کے پاس کیوں کھڑے ہیں؟" زنجبیل کاٹ دار لہجے میں بولی۔

"افوہ...... زنجبیل تم تو بال کی کھال نکالنے بیٹھ جاتی ہو۔" طٰہٰ خفت سے مسکراتے ہوئے بولا، زنجبیل کی نظریں طٰہٰ کے چہرے پر تھیں، یہ وہ طٰہٰ نہیں ہے جسے میں جانتی تھی، یہ تو......

"اوکے...... شب بخیر۔" طٰہٰ کہتے ہوئے پلٹ گیا، زنجبیل اسے جاتا ہوا دیکھ کر رہی تھی، جو پانی پیئے بغیر ہی چلا گیا تھا، طٰہٰ کے بہلاوے اب اسے بہلانے والے نہیں تھے۔

"امی اب میں بالکل ٹھیک ہوں، اب میری اور طٰہٰ کی شادی ہو جانی چاہیے۔" الماس بیگم کی گود میں سر رکھتے ہوئے زنجبیل نے بڑی بے باکی سے کہا اور مشک پر گہری نظر ڈالی مشک کی آنکھوں میں حیرانی و پریشانی یکجا نظر آئی۔

"ارے کیا ہوا پریشان کیوں ہو گئی ہو، اس دفعہ تمہاری شادی بھی ساتھ ہی کروا دیں گے، میں یہاں اور تم رخصت ہو کر اپنے گھر جاؤ گی، بہت پیار لے لیا تم نے سب گھر والوں کا۔" زنجبیل بظاہر تو مسکرا رہی تھی مگر لہجے کا کھردرا پن واضح طور پر محسوس ہو رہا تھا۔

"اس کا جواب تو طٰہٰ ہی دے سکتا ہے۔"

الماس بیگم نے طٰہٰ کو آتے دیکھا تو کہا جو خاموشی سے مشک کے ساتھ ہی صوفے پہ بیٹھ گیا، تھکا تھکا سا، الجھا ہوا۔

"طٰہٰ! زنجبیل نے کچھ پوچھا ہے؟" الماس بیگم غمزدہ لہجے میں بولیں۔

مشک و زنجبیل کی نگاہیں طٰہٰ کے چہرے پر تھیں، منتظر نگاہیں، ایک میں سوال تھا اور دوسری میں آس، طٰہٰ کی خاموشی مشک کے اضطراب کا باعث بن رہی تھی، اس کا دل چاہ رہا تھا کہ طٰہٰ کو جھنجھوڑ ڈالے، کہ میری محبت کی کیا کوئی اہمیت نہیں ہے، مشک کی بے چینی ویسے تبھی زنجبیل کی تیز نگاہوں سے پوشیدہ نہ رہی تھی، زنجبیل چند لمحوں کے لئے حیران رہ گئی تھی، کیا تھا طٰہٰ اور مشک کے درمیان جس کی پردہ داری تھی۔

"طٰہٰ! کہاں کھو گئے ہیں، امی آپ سے کچھ پوچھ رہی ہیں؟" زنجبیل نے بمشکل مشک سے توجہ ہٹاتے ہوئے طٰہٰ کو پکارا۔

زنجبیل کا لہجہ بظاہر ٹھہرے ہوئے سمندر کی مانند محسوس ہوا، مگر سمندر کی تہہ میں نفرت بھرا طوفان تباہی مچانے کو تیار تھا۔

"میری کیا رائے ہو سکتی ہے، جو فیصلہ بھی کریں گے آغا جان کریں گے، میری رائے کی کوئی اہمیت ہے۔" طٰہٰ بھڑک اٹھا، مشک نے بمشکل اپنے آنسو روکے اور ایک نظر طٰہٰ پر ڈالی اور اٹھ کر چلی گئی۔

☆☆☆

طٰہٰ کچن میں پانی پینے آیا تو نظر مشک پڑی، جو شعوری طور پر اس کی موجودگی سے انجان بنی ہوئی تھی۔

"ہائے اللہ!" مشک کے کراہنے پر طٰہٰ تیزی سے اس کی جانب لپکا، سبزی کاٹتے ہوئے مشک اپنی انگلیاں زخمی کر بیٹھی تھی۔

"اوہ...... سٹوپڈ گرل...... کہاں دھیان ہے تمہارا، آؤ میں دوا لگا دوں۔" طٰہٰ نے فکرمندی سے کہتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے ان مہربانیوں کی۔" مشک نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے بے رخی سے جواب دیا، مشک کی حرکت ایک بار پھر طٰہٰ کو تپا گئی۔

"کیا سمجھتی ہو خود کو، یہیں کھڑے کھڑے طلاق دے دوں تو ہوش ٹھکانے آ جائیں گے تمہارے۔" طٰہٰ نے مشک کو بازو سے پکڑ کر اور کھینچ کر اپنے قریب کر لیا، دہکتا لہجہ، سلگتی آنکھیں مشک کے وجود کو جلا کر بھسم کر دینے کے درپہ تھیں۔

"ایسا کون سا حق دے رکھا ہے آپ نے مجھے جو خود کو کچھ سمجھنے لگ جاؤں۔" مشک سلگ اٹھی۔

"صرف تمہاری وجہ سے میں دن رات اذیت کا شکار ہوں، اپنی محبت کو ہاتھ بڑھا کر تھام نہیں سکتا، تمہیں کیا اندازہ جس کو محبت کی الف ب تک نہیں آتی ہو۔" طٰہٰ کا لہجہ نفرت لئے ہوا تھا اور مشک کے بازوؤں کو اس سختی سے بھینچ رکھا تھا کہ مشک کے چہرے سے تکلیف عیاں ہونے لگی۔

"محبت!" مشک نے نفرت سے کہا دل کا کرب آنکھوں میں اشکوں کی صورت جمع ہونے لگا، لہجہ زخم خوردہ سا ہوا جا رہا تھا۔

"دیجئے طلاق، اپنا یہ شوق بھی پورا کر لیں۔"

"نا جانے کیا گھول کر پلایا ہے تم نے آغا جان کو تمہارے سامنے انہیں کوئی اور دکھائی ہی نہیں دیتا، صرف تمہاری وجہ سے انہوں نے اپنے اکلوتے بیٹے کی زندگی برباد کر ڈالی ہے۔" طٰہٰ نفرت سے بولا۔

"طٰہٰ!" زنجبیل کی آواز پر دونوں کا سکتہ ٹوٹا تھا۔

"یہ کیا چل رہا ہے یہاں۔" زنجبیل کی نگاہیں طٰہٰ اور مشک کو قریب دیکھ کر دنگ رہ گئیں۔

"یہ مشک بھی پاگل ہے، اپنا ہاتھ زخمی کر بیٹھی ہے۔" طٰہٰ نے الٹا سیدھا بہانہ بنایا خود کو نارمل کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔

"ہاتھ زخمی تھا تو صرف ہاتھ ہی پکڑتے، آپ نے تو مشک کو تھام رکھا تھا۔" زنجبیل غصے سے بولی۔

مشک خاموش رہی، زنجبیل زہریلی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"طٰہٰ میری خاموشی کا آپ ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں، آپ دونوں کے درمیان کیا چل رہا ہے مجھے بتاتے کیوں نہیں؟" زنجبیل اس زور سے چیخی رحمٰن ولا کے در و دیوار لرز اٹھے۔

"طٰہٰ میرے ساتھ دھوکا مت کیجئے گا، آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کو شیئر نہیں کر سکتی۔" زنجبیل کی آنکھوں میں خوف کے سائے گہرے ہونے لگے، یقین پختہ دکھائی دینے لگا کہ اس کے اور طٰہٰ کے درمیان کوئی تیسرا آ چکا ہے، محبت کی مالا کے موتی ٹوٹ ٹوٹ کر فرش پر بکھرنے لگے۔

"ایسا کچھ نہیں ہے زنجبیل تم ہی میری محبت ہو، کوئی تیسرا ہمارے درمیان نہیں آ سکتا۔" طٰہٰ فرش پہ بکھری محبت کی مالا کے موتی چننے لگا، دوبارہ سے پرو کر اپنی محبوبہ کے گلے میں ڈالنے لگا ہی تھا کہ محبوبہ نے خود اسے دور کر دیا، زنجبیل کا جسم بے جان ہو کر فرش پہ آ گرا۔

"زنجبیل کو کچھ ہوا تو یاد رکھنا میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔" پجاری نے اپنی دیوی کو شدت غم سے بانہوں میں اٹھایا اور مشک پر کھا

جانے والی نگاہ ڈالتا ہوا بولا اور اس کی جان بچاتے حواس باختہ سا دوڑا۔

مشک کی انگلیوں سے خون بہہ کر فرش پر گہرے نشان چھوڑ رہا تھا، جسم کے زخم تو دکھائی دیتے ہیں مگر درد دل کہاں دکھائی دیتا ہے، خون دل کہاں گر رہا تھا کہاں جم رہا تھا، کہاں نشانات چھوڑ رہا تھا، کسی کو کیا خبر۔

☆☆☆

رحمٰن ولا میں گھٹن بڑھنے لگی، سانس لینا تک دشوار ہو گیا تھا، حبس تھی کہ جان لینے کے در پہ ہو گئی تھی، کوئی سر تھامے آنسو بہا رہا تھا، کوئی تسبیح تھامے رب ذوالجلال سے اس حبس کے خاتمے کے لئے دعا گو تھا اور کوئی اس جان لیوا حبس سے نجات کے لئے حل تلاش کر رہا تھا۔

''طٰہ اب معاملے کو خراب کر رہا ہے جو مقدر میں تھا وہ ہو گیا، جو حقیقت ہے ہمت کر کے زنجبیل کو بتا دے۔'' آغا جان جو کافی دیر سے اضطرابی انداز میں ٹہل رہے تھے بولے۔

''آغا جان...... یہ کیا ہو گیا ہے، میری دونوں بیٹیاں کس مصیبت میں آ گئی ہیں، ایک کی خوشی دوسری کی بربادی ہے۔'' الماس بیگم ضبط کرتے کرتے تھکنے لگیں۔

''حوصلہ رکھیں الماس، یہ مسئلہ اتنا بھی سنگین نہیں کہ اس کا کوئی حل ہی نہ ہو، مجھے طٰہ اور زنجبیل کی شادی پر کوئی اعتراض نہیں تھا مگر ایک حادثے نے سب بدل دیا، مجھے طٰہ اور مشک نظر آئے جو ایک دوسرے کے لئے بہترین ہیں، ویسے بھی جوڑے آسمان پر بنتے ہیں، انسان تو صرف کوشش کر سکتا ہے، ڈاکٹروں نے زنجبیل کے حوالے سے جواب دے دیا تھا، اپنے اکلوتے بیٹے کی زندگی کے لئے کوئی فیصلہ کرنے کا حق نہیں رکھتا، میری نظر میں مشک ہر لحاظ سے طٰہ کے لئے بہترین ثابت ہوگی اور یہ آنے والا وقت طٰہ کو خود ہی بتا دے گا۔'' آغا جان نے الماس بیگم کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔

☆☆☆

زنجبیل کی طبیعت سنبھلتے ہی طٰہ کی جان میں جان آ گئی، محبت بھرے الفاظ میں اسے یقین دلانے لگتا، زنجبیل بے یقین نگاہوں سے اسے دیکھتی رہتی، کوئی تسلی اس کے دل مضطر کو قرار نہیں دے پا رہی تھی، جب وہ سو گئی تو طٰہ شکستہ حال پجاری کی طرح خالی کشکول لئے مشک کے کمرے میں جا پہنچا۔

طٰہ کو اپنے کمرے میں دیکھ کر مشک اٹھ کر جانے لگی تھی کہ طٰہ نے ہاتھ تھام کر روک لیا، مشک کی بھیگی بھیگی آنکھیں طٰہ کی الجھی بے چین نگاہوں سے جا ملیں۔

''مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔'' طٰہ نے بازوؤں سے تھام کر اسے بیڈ پر بٹھا دیا، خاموشی بڑھنے لگی تو الجھن بھی بڑھنے لگی مشک حیرت زدہ سی دیکھے جا رہی تھی۔

''آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے؟'' اس کی گہری خاموشی مشک کو بے قرار کرنے لگی تھی، طٰہ سر جھکائے جانے کیا سوچے جا رہا تھا۔

''کیا بات کرنی ہے آپ نے؟'' وہ قدرے اٹک اٹک کر بولی۔

''مشک میں نے تم سے بہت لڑ کر دیکھ لیا مگر کوئی حل نہیں نکلا، اب اس سارے مسئلے کو سلجھانے کا وقت آ گیا ہے اور میرا خیال نہیں بلکہ یقین کامل ہے کہ اب تم ہی اس مسئلے کو سلجھا سکتی ہو۔'' طٰہ کی نم آنکھیں اور لہجے کی افسردگی مشک کو تڑپا گئی۔

''میں کچھ سمجھی نہیں طٰہ!'' مشک کی آواز انجانے جذبوں کی وجہ سے لرزنے لگی، ایک لمحے

کے لئے تو مشک کا دل خوش فہم سا ہو چلا، شاید میری گمشدہ محبت لوٹ آئی ہے، مشک میں بکھر گیا ہوں مجھے سمیٹ لو۔''

''نہیں نہیں طٰہ میں آپ کی محبت کو بکھرنے نہیں دوں گی، میں سمیٹ لوں گی۔'' وہ دل ہی دل میں طٰہ سے مخاطب تھی۔

''مشک میں زنجبیل کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔'' طٰہ کیا بولا، خوش فہمی کا حسین بت فرش پہ گرا اور گرتے ہی پاش پاش ہو گیا۔

''میں زنجبیل کو دکھ نہیں دے سکتا، اگر یہ جان گئی کہ اس کا طٰہ کسی اور کا ہو گیا ہے تو وہ مر جائے گی۔'' طٰہ روانی میں بولتا جا رہا تھا، اس بات سے بالکل انجان کے کوئی اور بھی ہے جو آنکھوں میں غم محبت لئے اسے دیکھ رہا ہے۔

''تو یہ میں کیا کر سکتی ہوں۔'' ضبط کرتے ہوئے وہ بمشکل بولی۔

''تم ہمارے درمیان سے نکل جاؤ۔'' کتنی آسانی سے طٰہ نے یہ کہہ ڈالا تھا۔

مشک خاموش تھی ضبط کرنے کی قسم کھا رکھی تھی، اس بے درد کے سامنے آنسو نہ بہانے کی۔

''ویسے بھی مشک تم بھی تو اس زبردستی کے بندھن پہ راضی نہیں، طٰہ صرف زنجبیل کا ہے وہ کبھی بھی مشک کا نہیں ہو سکتا۔'' طٰہ سنگدلی سے بولا۔

دل کے ٹوٹنے سے کتنا عظیم شور بلند ہوا مگر اس نے باہر نکلنے نہ دیا۔

''ظالم مانگا بھی تو اپنا آپ ہی مانگ لیا، میری جان مانگتا تو شاید ایک لمحے کی تاخیر کے بغیر اپنی محبت کے قدموں میں رکھ دیتی، طٰہ مر تو میں بھی جاؤں گی آپ سے الگ ہو کر۔'' وہ دل ہی دل میں خود سے ہم کلام تھی، اک آہ سی نکلی مگر بے آواز۔

''تو بتائیے پھر کیا حکم ہے میرے لئے۔''

مشک کی آنکھوں میں کرب جھلملایا، مگر طٰہ اس سے بے خبر رہا تھا۔

''نہیں مشک گزارش ہے حکم نہیں، تم آغا جان سے بات کرو کہ وہ مجھے اپنی قسم سے آزاد کر دیں، میں تمہیں خاموشی سے طلاق دے دوں گا اور زنجبیل کو کچھ پتہ بھی نہیں چلے گا، وہ تمہاری بات نہیں ٹال سکتے، میری محبت کو بچا لو مشک، تمہارا مجھ پہ احسان ہوگا۔'' طٰہ نے عالم جذبات میں کہتے ہوئے اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے، اس کی بے بسی نے مشک کو بھی ہلا کر رکھ دیا۔

''جائیں طٰہ آپ فکر نہ کریں، میں آغا جان سے ضرور بات کروں گی۔'' مشک پرنم آنکھوں سے مسکرائی، دل نے چپکے چپکے کتنی ہی سرگوشیاں کیں جو طٰہ کے دل تک رسائی حاصل نہ کر پائی، طٰہ کے جڑے ہوئے ہاتھ دیکھ کر مشک نے اپنی محبت دان کرنے کی ٹھان لی۔

☆☆☆

طٰہ کی محبت سے دستبردار ہونا تو مشک کے بس میں نہیں تھا مگر، اپنا شوہر زنجبیل کے حوالے کرنے کا وقت آ گیا تھا۔''

''آغا جان مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔'' مشک کی بھیگی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں۔

''ہاں بولو۔'' اس کا افسردہ چہرہ آغا جان کو پریشان کر گیا۔

''وہ...... مم...... میں۔'' الفاظ تھے کہ ساتھ نہیں دے رہے تھے۔

''مشک...... کیا بات ہے بیٹا...... طٰہ نے کچھ کہا ہے۔'' آغا جان گھبرا کر بولے۔

''آغا جان...... میں طٰہ سے خلع لینا چاہتی ہوں۔'' مشک کیا بولی کہ گہری خاموشی چھا گئی۔

''یہ راہ بھی تمہیں طٰہ نے دکھائی ہے؟'' آغا

جان کے استفسار پہ مشک گڑبڑا گئی۔

"نہیں۔" بنا بولے اس نے سر کو خفیف سی جنبش دی۔

"مشک جو عورتیں خلع مانگتی ہیں ان کی آنکھوں میں آنسو نہیں ہوتے، وہ تو اتنی مضبوط دکھائی دیتی ہیں کہ ایک لمحے کے لئے مرد بھی ان کی مضبوطی و سختی سے گھبرا جاتے ہیں مگر۔" مشک کی بھیگی آنکھیں آغا جان سے مخفی نہ رہ سکیں مشک خاموش رہی تھی۔

"لیکن ان آنکھوں میں تو مجھے کہیں مضبوطی دکھائی نہیں دیتی بلکہ خوف و وحشت نظر آتی ہے کسی کو کھو دینے کی، ایسا خوف جو راتوں کو سونے نہیں دیتا۔" آغا جان نا جانے کب اس کا حال دل جان گئے تھے۔

وہ راز جو سگی ماں کو پتہ نہ تھا نہ بہن کبھی جان پائی، مگر آغا جان کیسے جان گئے، آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگیں، زبان ساتھ نہ دے رہی تھی کہ پوچھ سکے آغا جان گمشدہ محبت کا وہ قدیم راز جو دل کی نا جانے کتنی تہوں کے نیچے رکھا تھا آپ پر کب افشاں ہو گیا، آنسو ضبط نہ کر سکی تو آغا جان کے سینے سے لگ گئی کہ اپنا سارا درد ان کے اندر منتقل کرنے لگی۔

"آغا جان طہٰ اگر مجھے نہ ملے ہوتے تقدیر نے یوں انہیں میری زندگی میں شامل نہ کیا ہوتا تو شاید یہ حالت نہ ہوتی مگر، اب انہیں پا کر کھونے کا حوصلہ کہاں سے لاؤں۔" وہ جو روئی تو آغا جان کی آنکھوں کو نم کر گئی۔

مشک کا ایک ایک لفظ طہٰ سے اس کی بے پناہ محبت کا عکاس تھا، حسرتیں، مایوسیاں کسی مکڑی کی طرح جالا بننے لگی اور بیچ میں زخمی دل سے قطرہ قطرہ خون رس رہا تھا، کتنی ہی ٹیسیں وقفے وقفے سے اٹھتیں۔

"بیوقوف ہے طہٰ مقدر سے لڑ رہا ہے، جو مقدر میں تھا مل گیا، اب خواہ مخواہ صحراؤں میں دیوانوں کی طرح بھٹکے گا تو اپنا ہی سر خاک آلود کرے گا، زنجبیل کی زندگی وہ حادثہ نہ ہوتا تو اور بات تھی مگر اب طہٰ تمہاری پاتنگ کا تارا ہے۔" آغا جان اسے سینے سے لگائے تسلی دینے لگے۔

☆☆☆

طہٰ کی محبت بھری باتیں زنجبیل کو طفل تسلیاں لگ رہی تھیں، زندگی میں بہت بڑی تبدیلی آ چکی تھی جس سے طہٰ نظریں چرا رہا تھا، اس کا بے چین دل زنجبیل کی محبت کا دم بھرتا تو دل کی بے کلی مشک کی موجودگی کو فراموش نہ کر پاتی، یہ تبدیلی طہٰ کی نظروں سے اوجھل تھی، مشک کی خاموشی میں درد و کرب تھا تو طہٰ کی خاموشی میں بے کلی تھی، زنجبیل ان دونوں کے بارے میں سوچے جا رہی تھی، کچھ تھا جو اس کی نظروں سے پوشیدہ تھا، حقیقت ضرور کچھ اور ہے۔

طہٰ کے ہاسپٹل جاتے ہی وہ اس کے کمرے میں جا پہنچی مشک بھی یونیورسٹی گئی تھی سو میدان خالی تھا، ہر چیز چھان ماری مگر امید کے مطابق کچھ نہ ملا جو اس کے شک پر مہر ثبت کرتا، اب قدموں کا رخ مشک کے کمرے کی طرف تھا، مشک کے کمرے میں وہ کبھی نہ آئی تھی، مشک کے ساتھ کبھی بہنوں والی دوستی نہ رہی تھی اس کی توجہ کا مرکز ہمیشہ سے اپنی ذات ہی رہی تھی، خود سے دھیان ہٹا کر وہ طہٰ پر نظر ڈالتی تھی۔

مشک کی کپڑوں کی الماری سے وہ راز ملا جو زنجبیل تلاش کر رہی تھی، اتنی بڑی حقیقت جس سے میں لاعلم رہی، اس کا دماغ نفرت سے کھولنے لگا۔

نکاح نامہ، تصاویر، اور تو اور مشک کی ڈائری جو سب سوالوں کے جواب دے گئی تھی، اس

دل چاہ رہا تھا کہ ساری دنیا کو آگ لگا دے، اتنی بڑی شکست وہ بھی اپنی بہن سے، تقدیر یہ کیسی چال چل گئی تھی، کہ وہ بے بس و لاچار کھڑی تھی، نفرت کی تند و تیز ہوا اس کے اردگرد سائیں سائیں کرنے لگی۔

"خیریت تھی کہ اتنا ایمرجنسی گھر بلایا ہے، بہت ضروری میٹنگ چھوڑ کر آیا ہوں۔" طہٰ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مشک آ جائے پھر بات ہو گی۔" زنجبیل نے قہر آلود نگاہ طہٰ پر ڈالتے ہوئے رخ موڑ لیا۔

"کیا بات ہے آج مزاج یار ہے کیوں اتنا برہم۔" طہٰ نے اس کے سامنے کھڑے ہو کر کہا اور شرارت سے اس کی لٹ ہٹائی جو رخ روشن کو چوم رہی تھی۔

زنجبیل اس کی شوخی و شرارت پر بل کھا کر رہ گئی، طہٰ کا ہاتھ اس قدر سختی سے جھٹکا کہ طہٰ کو ورطہ حیرت میں ڈال گئی، وہ ابھی کچھ کہتا کہ مشک کی آواز پر چونکا۔

"جی آپی، آپ نے بلایا تھا، بڑی مشکل سے چھٹی لے کر آئی ہوں۔" مشک نے اپنا بیگ مصروف انداز میں رکھتے ہوئے کہا۔

زنجبیل اس کی طرف بڑھی، چند لمحے خاموشی کی نذر ہو گئے، اگلا پل گزرا زنجبیل کا ہاتھ اٹھا اور مشک کے چہرے کو لال کر گیا، وہ مجسمہ حیرت بنی زنجبیل کو دیکھتی جا رہی تھی، مشک لڑکھڑائی تو طہٰ نے بانہوں میں تھام لیا، حیرت کی دیوانی لہریں اپنا آپ چٹانوں سے ٹکرانے لگیں۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے زنجبیل، بات کرنی ہے زبان سے بھی کی جا سکتی ہے۔" طہٰ غصے سے بولا۔

"اوہ بہت تکلیف ہو رہی ہے اپنی بیوی کو روتا دیکھ کر۔" زنجبیل کے الفاظ اور آگ برساتا لہجہ دونوں کو جلا کر بھسم کر دینے کے درپے تھا۔

مشک یوں چہرہ چھپا کر رونے لگی جیسے کسی نے بدکاری کا الزام لگا دیا ہو، طہٰ نے تڑپ کر زنجبیل کو دیکھا۔

"یہ کیا بکواس ہے زنجبیل۔" طہٰ جو راز چھپاتے چھپاتے تھک گیا تھا وہ اپنے آپ ہی آشکار ہو گیا۔

"یہ بکواس ہے۔" زنجبیل نے نکاح نامہ اور تصویریں طہٰ کے منہ پر دے ماریں، طہٰ سناٹے میں آ گیا، بولنے کو اب کیا رہ گیا تھا۔

"دھوکہ کیا ہے آپ نے طہٰ میرے ساتھ، میری آنکھوں میں دھول جھونکتے رہے، میرے سامنے ڈرامہ کرنے کے لئے آپ دونوں نے کمرہ تک الگ کر لیا، بہت مشکل سے گزارہ ہوتا ہو گا اپنی نئی نویلی دلہن حسین و جمیل بیوی کے بغیر جو ہر پل اس کے کمرے کے اردگرد چکر لگاتے پھرتے تھے۔" زنجبیل کا لہجہ زہر خند تھا۔

"زنجبیل ایسا کچھ نہیں ہے یہ صرف زبردستی کا بندھن ہے جو آغا جان کے مجبور کرنے پر باندھا تھا میری پہلی اور آخری محبت صرف تم ہو۔" طہٰ نے زنجبیل کو بازوؤں سے تھامتے ہوئے کہا۔

"آغا جان...... کون ہیں...... ان داتا ہیں جو لوگوں کی تقدیر کے فیصلے کرتے ہیں، اپنی لاڈلی کو اپنی نظروں کے سامنے رکھنے کے لئے میری محبت کا خون کر دیا۔" زنجبیل روتے ہوئے بولی، نفرت کا طوفان زنجبیل کو پاگل کرنے لگا تو وہ دیوانوں کی طرح چیخنے چلانے لگی۔

"زنجبیل...... ڈاکٹرز نے تمہاری طرف جواب دے دیا تھا، بس اسی دوران یہ سب ہو گیا، آغا جان تم سے بھی بہت پیار کرتے ہیں۔" الماس بیگم دلگیر لہجے میں بولیں، زنجبیل کی آہ و بکا رحمٰن ولا کے در و دیوار ہلانے لگے تھے۔

قبر میں اتار دیا تھا آغا جان نے مجھے اپنے ہاتھوں سے یا کوئی فرشتہ انہیں اطلاع دے گیا تھا کہ میری زندگی کے دن ختم ہو گئے ہیں، جو انہیں اتنی جلدی پڑی تھی۔" زنجبیل نفرت سے چلائی۔

"اور طٰہٰ! آپ...... آپ نے تو کمال کر دیا، دو بہنوں سے ایک وقت میں نکاح تو جائز نہیں آپ نے خوب دور کی سوچی، ایک بہن نکاح میں رہے اور دوسری کے ساتھ عشق فرماتا رہوں، واہ طٰہٰ واہ، آپ نے تو عیاشی کی نئی روایت قائم کر دی۔" زنجبیل طنزیہ بولی، طٰہٰ کا دماغ بھک سے اڑ گیا اور زناٹے دار تھپڑ زنجبیل کے چہرے کی زینت بن گیا۔

"تمہاری سوچ اس قدر گھٹیا ہو گی میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔" طٰہٰ کے لہجے میں دکھ تھا۔

"سچ ہمیشہ کڑوا ہی لگتا ہے ڈاکٹر طٰہٰ صاحب!" زنجبیل کا لہجہ غیریت سے بھرپور تھا، طٰہٰ نے تاسف سے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں، نظر بے اختیار مشک کے وجود پہ جا ٹھہری بھیگی بھیگی آنکھوں میں ان گنت سوالات تھے، ان خاموش سوالات کا مخاطب طٰہٰ کی ذات تھی، دل و نظر کا مرکز مشک کی مجبور و بے بس ذات تھی۔

☆☆☆

محبت کی تکون اس بری طرح الجھ کر رہ گئی تھی، کہ کوئی چاہ کر بھی سلجھا نہیں پا رہا تھا، تینوں محبت کے مارے اپنے ہی قید خانوں میں محصور ہو کر رہ گئے تھے، ایک دوسرے سے سامنے کا کسی میں حوصلہ نہیں تھا، دن رات اور موسموں کی تبدیلی نظام کائنات کا حصہ ہے، مگر دل والوں پہ تو خزاں کا موسم ٹھہر گیا تھا، ہر شے زرد پتوں کی زد میں تھی۔

"حبیب الرحمٰن تمہاری جلد بازی اور غلط فیصلے نے کئی خرابیاں پیدا کر دی ہیں، دونوں بہنوں کے درمیان ایسی دیوار کھڑی ہو گئی ہے کہ اب چاہو بھی تو ساری زندگی گرائی نہیں جا سکے گی۔" بی بی جان تاسف سے بولیں۔

"کیا ہو گیا ہے آپ سب کو، کیوں اتنی تنگ نظری اور جہالت کی باتیں کر رہے ہیں، کچھ معاملات تقدیر کے طے شدہ ہوتے ہیں، انسان ان معاملات میں بالکل بے بس ہوتا ہے۔"

"لیکن آغا جان انسان کی آنکھ تو یہی دیکھتی ہے نا، کہ اچھا یا برا فیصلہ کسی انسان نے کیا ہے تو شکوہ بھی تو انسان سے کیا جائے گا، ہم ناقص العقل تقدیر کے بارے میں کیا کہہ سکتے ہیں۔" الماس بیگم تڑپ کر بولیں۔

"الماس میں آپ کا دکھ سمجھ سکتا ہوں مگر انسان کی یہ سوچ بالکل غلط ہے کہ ہر فیصلے کا اختیار انسان کے ہاتھ میں ہوتا ہے، پتہ بھی ہے کہ قادر مطلق کی مرضی و منشاء کے بغیر پتہ بھی نہیں ہل سکتا، طٰہٰ کے مقدر میں مشک کا ساتھ ہی تھا، جو میرا فیصلہ نہیں ہے، اس کاتب تقدیر نے لوح محفوظ میں ہر فیصلہ لکھ رکھا ہے، اگر اس کی مرضی و رضا نہ ہوتی تو میں چاہ کے بھی مشک کا مقدر طٰہٰ کے ساتھ نہیں جوڑ سکتا تھا، میں نے کہیں پڑھا تھا کہ جہاں سے ہماری سوچوں کا دائرہ ختم ہوتا ہے وہاں سے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آتا ہے جو ہماری خواہش سے بہت بہتر ہوتا ہے۔" آغا جان بولتے چلے گئے۔

ان کی باتوں میں وزن تھا، بی بی جان اور الماس بیگم خاموشی سے سن رہی تھیں، انسان غم و دکھ کے حالات میں بہت کچھ غلط سوچ لیتا ہے مگر اسے اس بات کا ادراک نہیں ہوتا۔

"یہ ایک حقیقت ہے کہ مشک مجھے اپنی سگی اولاد سے بھی زیادہ عزیز ہے مگر اس محبت کے

حصول میں بہت سی کمائی مشک کی اپنی ہے، اسے محبت حاصل کرنے کا فن آتا ہے، دلوں پہ راج کرنے کا ہنر آتا ہے، وہ اپنے خلوص، چاہتوں میں اس قدر سخی ہے کہ بدلے میں کوئی اسے کچھ دے نہ دے مگر وہ خدمت و خلوص کے خزانے دوسروں پر لٹانا جانتی ہے، وہ تو مشک ہے جہاں ہو جس کے ساتھ ہو اسے معطر کر دیتی ہے۔"

"میرے عزیز بھائی شفیق الرحمٰن کی اچانک موت نے مجھے توڑ کر رکھ دیا تھا، اس وقت یہی ننھی گڑیا تو تھی جو میرا غم دور کرتی مجھے حوصلہ دیتی تھی، میری سگی اولاد طٰہٰ کے پاس تو میرے لئے وقت نہیں تھا کہ وہ چند گھڑیاں میرے ساتھ گزارتا، زنجبیل کی ذات صرف میں کے گرد گھومتی رہتی، اس کا اپنی بہن سے بہت عجیب تعلق تھا وہ اپنی مسروفیت میں گم رہتی، صرف مشک کی ذات ہی تھی جو میری ڈھارس بندھاتی، میں بیمار ہو جاتا تو رات بھر جاگ کر میری خدمت کرتی، اپنی نیندیں قربان کر کے مجھے سکون و خوشی پہنچاتی، طٰہٰ کے حوالے سے میں نے ہمیشہ مشک کے بارے میں سوچا تھا، میں جانتا تھا کہ میری مشک میرے طٰہٰ سے بھی بہت محبت کرتی ہے، مگر طٰہٰ اور زنجبیل کی محبت کے بارے میں جان کر میں نے یہ خیال دل سے نکال دیا تھا، مگر پھر سب کچھ اچانک ہو گیا، طٰہٰ ابھی محبت کے خمار میں ہے، حقیقی زندگی سے وہ ابھی کوسوں دور ہے، زنجبیل اور طٰہٰ کے مزاج میں بہت فرق ہے، جو رفتہ رفتہ طٰہٰ پر کھلے گا، پھر بھی اگر طٰہٰ کو زنجبیل کا ساتھ منظور ہے تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا، ہاں میں پھر کہوں گا ہر فیصلے کا اختیار انسان کے پاس نہیں ہوتا، طٰہٰ مشک کو طلاق دے کر بھی زنجبیل کو نہ پا سکا تو اس کا نام تقدیر ہے۔" آغا جان جذباتی ہوئے تو ہر آنکھ اشکبار ہو گئی، ہر دل مشک کی ان خوبیوں کا معترف تھا، طٰہٰ جو دروازے کے باہر کھڑا تھا، آغا جان کے الفاظ نے اس کے قدموں کو پتھر کا بنا ڈالا تھا، وہ جو اپنی محبت کی ناکامی پہ ہنگامہ برپا کرنے کے ارادے سے آیا تھا، آغا جان کے الفاظ نے اس کے سب ہتھیار چھین لئے، وہ افسردگی سے کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔

واقعی مشک تو خوشبو تھی، جس کی مہک طٰہٰ کے دل تک رسائی حاصل کر چکی تھی، کچھ تو تھا کہ زنجبیل کے ہوتے ہوئے بھی طٰہٰ مشک کے لئے بے چین رہنے لگا تھا، اس کی نظر بے اختیار مشک پر جا ٹھہری جو زنجبیل کے کمرے کی طرف جاتی ہوئی دکھائی دی۔

☆☆☆

"زنجبیل آپی پلیز میری بات سن لیں، میں جانتی ہوں کہ آپ کرب و اذیت سے گزر رہی ہیں مگر یقین مانیے مجھ سمیت کسی نے بھی آپ کے گرد کوئی سازش کا جال نہیں بنا تھا، کہ آپ سے طٰہٰ کو چھین لیا جائے، تقدیر کے سامنے سب بے بس ہو گئے تھے، سب انسانی سوچیں اور فیصلے دھرے کے دھرے رہ گئے اور تقدیر نے اپنا فیصلہ سنا ڈالا۔" مشک بھیگی بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی، زنجبیل کسی پتھر کے بت کی مانند خاموش و ساکت تھی، مشک کے دل سے دھواں اٹھ رہا تھا، ایک طرف بہن کا انمول رشتہ اور دوسری طرف بچپن کی محبت جسے اب سب سے چھپانا تھا ہمیشہ کے لئے، محبت پا کر بھی وہ تشنہ کام رہے گی، وہ زنجبیل کی گود میں سر رکھے رو رہی تھی مگر زنجبیل یوں ساکت تھی جیسے اس میں روح نام کی کوئی چیز موجود نہ ہو۔

"پلیز آپی کچھ تو بولیے۔" مشک نے اسے دیکھا تھا، اس کا چہرہ ہر احساس سے عاری تھا، غصہ نہ غیض و غضب، اتنی بھیانک خاموشی مشک

کی جان لینے پہ تلی ہوئی تھی۔

''آپی! یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم بہنوں میں فاصلے پیدا ہو گئے، مگر میں نے ہمیشہ آپ سے محبت کی ہے۔'' مشک نے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ تھام لئے۔

مگر خاموشی مزید گہری ہوتی جا رہی تھی، مشک کو یوں لگ رہا تھا کہ وہ گہرے اندھیرے کنویں کے پاس بیٹھی دیوانوں کی طرح بول رہی ہے اور اپنی آواز بازگشت کے طور پر سنی جا رہی ہے۔

''آپی! آپ جتنا عرصہ کومے میں رہیں، میں نے آپ کی کوئی چیز نہیں چھیڑی، ویسی کی ویسی پڑی ہے، تو پھر طہٰ وہ تو انسان تھے جیتے جاگتے میں نے آپ کی امانت میں کوئی خیانت نہیں کی، ان کا میرا تعلق صرف کاغذوں میں ہے مگر دل میں تو آپ کا ہی نام نقش ہے، وہ کبھی آپ کی جگہ مجھے نہیں دے پائے، ان کی زندگی آپ سے شروع ہوتی ہے اور آپ پہ ہی ختم ہوتی ہے، میں تو وقتی طور پر آپ دونوں کے درمیان آ گئی تھی مگر آپ فکر نہ کریں میں آپ دونوں کے درمیان سے نکل جاؤں گی۔'' مشک آنسو بھری آنکھوں سے مسکرائی۔

''میں یہاں سے ہمیشہ کے لئے چلی جاؤں گی، میں دو محبت کرنے والوں کے درمیان کبھی خار دار جھاڑیاں نہیں بچھاؤں گی، آپ کی محبت آپ کو سونپ جاؤں گی۔'' مشک بولتے بولتے تھکنے لگی تھی، مگر زنجبیل نے تو نہ بولنے کی قسم کھا رکھی تھی۔

وہ پتھرائی ہوئی آنکھوں سے مشک کو دیکھ رہی تھی، بولنے کے لئے اب بچا ہی کیا تھا، زنجبیل نے خاموشی سے اپنے ہاتھ مشک کے ہاتھوں سے چھڑائے اور منہ دوسری طرف پھیر لیا۔

مشک کی درد بھری باتوں وضاحتوں کا شاید اس کے پاس یہی جواب تھا۔

مشک کے لئے ایک پل پھر ٹھہرنا محال ہو گیا تھا، احساس ذیت سے اس کا وجود بکھرنے لگا تو باہر کی طرف قدم بڑھا دیئے، دروازے پہ اس دشمن جاں سے سامنا ہو گیا، طہٰ کے چہرے پر حزن و ملال کی گہری لکیریں تھیں، وہ خاموشی سے چلتا ہوا زنجبیل کے پاس پہنچ گیا، مشک نے پلٹ کر ایک نظر ان کو دیکھا تھا اور درد دل کے ساتھ کمرے کا دروازہ بند کر کے باہر نکل گئی۔

☆☆☆

''زنجبیل کچھ کہنے کا موقع نہیں دو گی؟'' طہٰ گہری خاموشی کے بعد بولا، زنجبیل بے تاثر چہرے کے ساتھ اسے سن رہی تھی۔

''تمہیں دکھ سے بچانے کے لئے یہ سب چھپانا تھا، زنجبیل باپ کے حکم اور تقدیر کے فیصلے کے سامنے بے بس ہو گیا تھا مگر دل نے ہمیشہ تمہاری محبت مانگی ہے۔'' طہٰ نے شدت غم میں اس کے بازو تھامنے چاہے کہ زنجبیل نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

''طہٰ! اترن تو مجھے محبت میں بھی قبول نہیں ہے۔'' زنجبیل کے الفاظ کسی تیز دھار تلوار کی طرح طہٰ کے وجود میں اتر گئے۔

''کیا مطلب ہے تمہارا، میں سمجھا نہیں۔'' طہٰ حیرت سے بولا۔

''آپ کو یاد ہے طہٰ میں نے مشک کو کبھی اپنی پلیٹ میں کھانے نہیں دیا، جب میں اپنی کسی چیز کے بارے میں اس قدر پوزیسو ہوں تو آپ تو میری محبت تھے میں کیسے برداشت کروں گی کہ میری بہن کا آپ سے کوئی بھی تعلق ہو، اب آپ کی حیثیت میرے لئے صرف ایک اترن کی ہے، جسے قبول کرنا مجھے گوارا نہیں، اپنے جذبوں میں

اتنی شدید ہوں کہ آپ کے بغیر مر تو سکتی ہوں مگر آپ کے ساتھ رہ نہیں سکتی۔'' زنجبیل بولتی جا رہی تھی، طہٰ کا وجود گویا سنگلاخ تلے آ گیا تھا۔

''یہ ڈائری پڑھیے، اس میں آپ کے ہر سوال و حیرت کا مفقل جواب ہے، میری بہن کا شوہر، اور میری بہن کی محبت میرے لئے اترن نہیں تو اور کیا ہے؟'' زنجبیل نے بے رحمی سے کہتے ہوئے ڈائری طہٰ کو تھما دی۔

''یہ...... کک...... کیا ہے؟'' طہٰ ہنوز حیران تھا۔

''گمشدہ محبت کا فسانہ ہے اس میں، محبت کا ایسا حسین نغمہ ہے جو آپ کے دل کے تار بھی چھیڑ دے گا، ایک ایک لفظ سچے موتیوں میں پرویا ہوا دکھائی دے گا محبت کو عشق کی بارش میں نہایا ہوا دیکھیں گے آپ۔''

''یہ ڈائری پڑھیے، اور پھر اپنے دل سے پوچھیے گا کہ ہم دونوں بہنوں میں سے کس کی طرف جانے کو دل کرتا ہے۔'' زنجبیل کا ہر لفظ طنز میں بھیگا ہوا تھا لہجے کی کڑواہٹ طہٰ بہت اچھی طرح سے محسوس کر رہا تھا۔

☆☆☆

ابھی وقت ہے ابھی سانس ہے
ابھی لوٹ آ میرے گمشدہ
مجھے ناز ہے میرے ضبط پر
مجھے پھر رلا میرے گمشدہ
یہ نہیں کہ تیرے فراق میں
میں اجڑ گیا یا بکھر گیا
ہاں جو محبتوں پہ جو مان تھا
وہ نہیں رہا میرے گمشدہ
مجھے علم ہے کو جو چاند ہے
کسی اور کا ہے مگر ایک پل
میرے آسمان حیات پہ
ذرا جگمگا میرے گمشدہ
تیرے التفات کی بارشیں
جو میری نہیں تو بتا مجھے
تیرے دشت جاہ میں کس لئے
میرا دل جلا میرے گمشدہ
گھنے جنگلوں میں گھرا ہوں میں
کوئی ایک چراغ تو جل اٹھے
ذرا مسکرا میرے گمشدہ

''طہٰ کبھی بھی میری خاموش محبت نے آپ کے در دل پہ دستک نہیں دی، زبان پر تالا لگائے رکھنا تو میری مجبوری ہے مگر اس تالے کی چابی تو آپ کے ہاتھ میں ہے کبھی تو راز محبت کے اس قدیم صندوق کو کھولئے جس میں آپ کی محبت محفوظ ہے، پڑھیئے کبھی تو اس راز محبت کو نہ عشق کی وادی میں ایک جلتا ہوا وجود اپنے محبوب کا منتظر ہے، میں نے بھی قسم کھا رکھی ہے کہ طہٰ خود سے آپ پر کبھی یہ راز محبت آشکار نہ ہوا تو میں بھی ہونٹوں کو سیئے رکھوں گی اور میرا یہ راز محبت میرے ساتھ ہی قبر میں دفن ہو جائے گا۔''

کتنے ہی حروف آنسوؤں میں نہائے ہوئے تھے، کتنے ہی الفاظ ابھی تک نم تھے، طہٰ جوں جوں ڈائری پڑھتا جا رہا تھا، حیرت کے عمیق کنویں میں ڈوبتا جا رہا تھا۔

''طہٰ اس نے دن آپ نے مجھے گاڑی سے نیچے اتار دیا، کیونکہ آپ زنجبیل آپی کی جگہ مجھے ہر گز نہیں دے سکتے تھے، میں اپنی ہی نظروں میں گر گئی تھی، کہ مشک تم اس قابل نہیں ہو کہ تمہارا محبوب تم پر ایک نظر ڈالنا بھی گوارہ نہیں کرتا، طہٰ میرا دل چاہ رہا کہ میں گم ہو جاؤں، آپ کی نظروں سے اوجھل ہو جاؤں، محبوب اتنی تذلیل کرے تو لگتا ہے کہ دنیا میں رہنے کا مقصد ختم ہو گیا ہے، ہائے کتنی ستم ظریفی ہے کہ محبوب جتنا

بھی برا کرے وہ اور اچھا لگتا ہے، دل اس سے کبھی نفرت نہیں کر پاتا، کوئی بد دعا نہیں نکلتی بلکہ خود کو بد دعائیں دینے کو دل چاہتا ہے، طٰہٰ میں نے اپنی محبت کا چراغ خون دل سے روشن کیا تھا، اسے تندو تیز ہواؤں کے بیچ رکھ دیا ہے اب یہ ظالم دیوانی ہوائیں چراغ محبت بجھائیں گی یا میرا وجود جلا کر راکھ کریں گی، یا پھر آپ کو خبر ہو گی کسی کے جلنے کی۔''

ہر لفظ، ہر واقعہ لمحہ لمحہ طٰہٰ پر مش کی حالت کا بحر بیکراں ظاہر کر رہا تھا، طٰہٰ پر ہر بات ایک انکشاف کی صورت اثر کر رہی تھی، اس نے تو کبھی سوچا بھی نہ تھا وہ ننھی سی نیلی آنکھوں والی گڑیا اس سے عشق کرتی ہے، دروازے کی دستک پر وہ چونک اٹھا، دروازے پر مشک تھی، جو کچھ تلاش کر رہی تھی، طٰہٰ کی بدلی بدلی نگاہیں اس کے گمان میں بھی نہ تھیں، طٰہٰ کی نظریں اس کے سحر انگیز وجود پر تھیں، پہلی بار اپنے مکمل اختیار و استحقاق کا خیال آیا تھا، وہ محویت سے الماری، ڈریسنگ ٹیبل کے چھوٹے چھوٹے خانوں میں کچھ تلاش کر رہی تھی، سفید کرتا اور چوڑی دار پاجامے میں وہ سنگ مرمر کی چکنی مورتی دکھائی دے رہی تھی، دودھیا پیروں میں چاندی کی پازیب غضب ڈھا رہی تھی، سڈول کمر پہ گھنے ریشمی بالوں کی چوٹی جو آگے جھکنے کی وجہ سے گلابی گال کو چوم رہی تھی، مشک انتہائی نزاکت سے اسے ہٹاتی تو وہ چند لمحوں بعد پھر سے شریر ہو جاتی، باریک ریشمی دوپٹہ جس پہ تارے جھلملا رہے تھے، وہ بھی اس شرارت میں حصے دار تھا، طٰہٰ گہری نگاہوں کا مرکز وہ زہرہ جبیں تھی جس کے حسن بے مثال نے ہارنا طٰہٰ کے دل پہ لکھا ''نقش زنجبیل'' مٹانے کی واردات کی تھی، طٰہٰ کے لبوں پہ دلفریب مسکراہٹ بکھر گئی، مشک کی طنزیہ گفتگو اور چڑچڑاہٹ کے پیچھے محبت کی جو راتاں تھیں، اپنا شوہر شیئر کرنا محال ہو رہا تھا، حقیقت کیا کھلی طٰہٰ کے دل پہ محبت نے دستک دے ڈالی تھی۔

''کسی گمشدہ چیز کی تلاش ہے؟'' طٰہٰ اس کے پاس جا پہنچا اور بولا۔

راز محبت کی آگہی نے اس کے جذبات میں ہلچل مچا دی تھی، دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوتی جا رہی تھیں۔

مشک اس کے سوال پہ جانے کیوں چپ تھی، رخ موڑے جانے کس سوچ میں ڈوبی تھی۔

''مشک وہ تو تمہارے سامنے موجود ہے۔'' شوخ لہجہ مشک کو چونکا گیا، مڑ کر اس کی آنکھوں میں جھانکا، وہ اس کے انتہائی قریب کھڑا تھا۔

اس کی نظروں کی محویت پر مشک کی سانسیں رکنے لگی، بے یقینی سی بے یقینی تھی، مشک کا دل ڈوبنے لگا۔

''اس کی تلاش تھی نا؟'' طٰہٰ نے شرارت بھرے انداز میں کہتے ہوئے ڈائری اس کے سامنے کر دی۔

مشک جو حیران و پریشان کھڑی تھی اپنی متاع جاں دیکھ کر سلگ اٹھی، ایک نظر طٰہٰ پر ڈالی اور قدرے غصے سے ڈائری پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا کہ اپنا موی ہاتھ طٰہٰ کے مضبوط ہاتھ میں دے بیٹھی، طٰہٰ کی بے باکی پہ وہ تڑپ کر رہ گئی۔

''کسی کی پرسنل چیز پڑھتے ہوئے آپ کو سو دفعہ سوچنا چاہیے تھا۔'' غصے سے اپنا ہاتھ چھڑاتی ہوئی غصے سے بولی۔

''میاں بیوی میں کچھ پرسنل نہیں ہوتا۔'' طٰہٰ کی پیش قدمی پہ وہ گھبرا کر دور ہٹی، طٰہٰ کے لبوں پر شوخ مسکراہٹ بکھر گئی۔

''میاں بیوی۔'' اگر یہ مذاق ہے تو بہت

گھٹیا ہے۔'' وہ غصے سے باہر جانے لگی تھی کہ طٰہٰ نے بڑھ کر اس کا آنچل تھام لیا۔

''مشک...... کسی کو بے کل و بے قرار کر کے دامن چھڑانا کہاں کا انصاف ہے۔'' طٰہٰ خمار محبت سے لبریز آواز میں بولا، اس کی نگاہوں کی شوخی اور لبوں پہ مسکراہٹ اس کی جان جلا گئی تھی۔

''طٰہٰ! بہت جلدی یاد نہیں آ گیا کہ ہمارے درمیان کوئی رشتہ بھی ہے۔'' وہ اس کرب سے بولی کہ طٰہٰ لب بھینچ کر رہ گیا۔

محبت اپنی بے وقعتی پر رونے لگی تو مشک نے اپنا آنچل چھڑایا اور باہر نکل گئی۔

☆☆☆

طٰہٰ مختلف بہانوں سے اس کے اردگرد رہنے لگا، بات کرنے کا بہانہ تراشا، مشک کو لگا وہ اس کی محبت کا مذاق اڑا رہا ہے، محبت کی تذلیل اسے کسی صورت گوارا نہیں تھی، مشک نے بیرون ملک جانے کا حتمی فیصلہ کر لیا تھا، زنجبیل اور طٰہٰ کی زندگی سے ہمیشہ کے لئے دور جانا چاہتی تھی، مشک تو سراپا محبت تھی چند دنوں کی بے رخی طٰہٰ کو دیوانہ بنا گئی تھی، مشک کا پاسپورٹ اور ٹکٹ دیکھ کر وہ تڑپ گیا، شدت غم میں تمام چیزیں پھاڑ دیں اور مشک کو زبردستی ٹیرس پہ لے آیا، چاند پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا، مجسم حسن اس کی نظروں کے سامنے ایستادہ تھا۔

''مشک! کیوں سزا دے رہی ہو خود کو اور مجھے۔'' طٰہٰ نے تڑپ کر اسے بانہوں سے تھام لیا۔

''آپ کو سزا دوں گی، مر نہ جاؤں گی۔'' مشک وفا چاسو بکھر گئی کہ طٰہٰ کے پورے وجود پہ قابض ہو گئی۔

''آپ سے دور جا کر خود کو سزا دوں گی۔'' مشک یوں بولی کہ طٰہٰ تڑپ اٹھا۔

''مشک! کس سے سیکھی ہے پانی کی طرح شفاف، سمندر سے زیادہ گہری اور چاند سے زیادہ اجلی اور روشن محبت کرنا۔'' طٰہٰ نے شدت سے مغلوب ہو کر اس کا گلاب چہرہ ہاتھوں میں تھام لیا۔

طٰہٰ اس کی پاکیزگی و گہرائی پہ نثار ہوا جا رہا تھا، محبت کو وفا کی شدتوں میں نہایا ہوا دیکھ رہا تھا۔

''طٰہٰ! محبت تو وحی کی طرح ہوتی ہے جو دل میں اتار دی جاتی ہے، پتہ نہیں کب آپ کی محبت میرے دل میں اتار دی گئی، پھر انکار کرنا تو گویا وحی کا انکار کرنا تھا اور انکار کر کے کفر نہیں کر سکتی تھی۔'' مشک بولی تو محبت کے بلند گنبد کو چھو گئی عشق کی معراج کو پا گئی۔

''طٰہٰ میں آپ دونوں کی زندگی سے دور چلی جاؤں گی۔'' جھیل جیسی آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگیں۔

''زنجبیل کی محبت۔'' طٰہٰ تلخی سے مسکرایا تو مشک چونک اٹھی۔

''مشک! زنجبیل کے لئے میری محبت اب صرف اترن ہے جو اسے قبول نہیں ہے۔''

''اترن!'' وہ نا سمجھی سے بولی۔

''مشک کی محبت اور مشک کا شوہر، یعنی ڈاکٹر طٰہٰ حبیب الرحمٰن زنجبیل کے لئے اب اترن کی طرح ہے اور یہ زنجبیل کی شان کے خلاف ہے کہ وہ کسی کی اترن لے۔'' طٰہٰ کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔

''نہیں طٰہٰ! ایسا نہیں ہو سکتا آپ کوئی چیز نہیں ہیں جس کے بارے میں آپی سنگدلانہ فیصلہ کریں، جیتے جاگتے انسان ہیں، انہیں آپ کی محبت کی قدر کرنی ہوگی۔'' مشک نے جانے کے لئے قدم بڑھائے تھے کہ طٰہٰ نے روک لیا۔

''کوئی فائدہ نہیں، اسے قید رہنے دو اپنی

ذات اور انا کے حصار میں۔'' طٰہٰ غم سے بولا، مشک طٰہٰ کی تکلیف پر تڑپ اٹھی۔

''نہیں طٰہٰ! آپی ایسا نہیں کر سکتی، آپ نے تو ان سے بے انتہا محبت کی ہے وہ کیسے آپ کی محبت کو بے مول کر سکتی ہیں۔'' مشک بھیگے لہجے میں بولی۔

''قصور میرا ہے، اس کی خاطر دشت و صحرا کی خاک چھانتا رہا، تقدیر سے لڑتا رہا انجانے میں تمہاری محبت کی بے قدری کرتا رہا، مگر کاسہ دل خالی ہی رہا، مشک میرے خالی کاسہ دل میں اپنی انمول محبت کی بھیک خیرات ڈال دو، تمہارا طٰہٰ بکھر گیا ہے، اسے سمیٹ لو، اپنی وفا کے آنچل میں چھپا لو۔'' طٰہٰ تڑپ کر بولا۔

مشک کیسے محروم رکھ سکتی تھی طٰہٰ کو اپنی محبت سے جو اس کے لئے کسی آسمانی تحفے کی مانند تھا، وہ تو صرف اس کی محبت تھا اور مشک تو خوشبو ہے جو مہکنا جانتی ہے، اس نے طٰہٰ کو سمیٹ لیا، چھپا لیا اپنے آنچل میں، محبت کے کنول وہاں ہی نکلتے ہیں جہاں اشکوں کا پانی ہوتا ہے، چاند ان دونوں کی محبت پر مسکرا رہا تھا، چاندنی رقص کرنے لگی تھی، ستارے نغمہ گا رہے تھے، وہ دونوں چاند نگری میں اتر گئے تھے ایک دوجے کا ہاتھ تھامے، محبت کے پیراہن میں ''مشک وفا'' ہر سو پھیل گئی تھی۔

دور کہیں ایک سایہ اندھیرے میں گم ہونے لگا تھا، زنجبیل جو بے بسی سے ان دونوں کو ایک دوسرے میں گم دیکھ رہی تھی۔

''ٹھیک کہا تھا آغا جان آپ نے کچھ معاملات میں انسان تقدیر کے سامنے بالکل بے بس ہوتا ہے، اس کی ہر تدبیر، عقل و فہم سب دھرے کا دھرا رہ جاتا ہے، اسی کو تقدیر کہتے ہیں، چاہے وہ اچھی ہو یا بری، انسان کو سر تسلیم خم کرنا ہی پڑتا ہے۔'' طٰہٰ مشک کے ہی تھے، اور اسی کے ہو گئے۔

اپنا سفری بیگ تھامے وہ رحمٰن ولا سے ہمیشہ کے لئے جا رہی تھی، جاتے جاتے پلٹ کر انہیں دیکھا تھا، جو ایک دوسرے میں گم تھے، زنجبیل کے دل سے آہ نکلی۔

''میں نے تقدیر کی بالادستی تسلیم کر لی ہے مشک مگر، تم دونوں کو ایک ساتھ دیکھنے کا مجھ میں حوصلہ نہیں ہے۔'' اشک تھے جو بہتے چلے جا رہے تھے، محبت صرف محبت ہوتی ہے اس میں انا نہیں ہوتی، اگر انا ہو تو پھر وہ محبت نہیں ہوتی۔

☆☆☆

اچھی کتابیں پڑھنے کی عادت ڈالیئے

ابن انشاء

اردو کی آخری کتاب .... ☆

خمار گندم .... ☆

دنیا گول ہے .... ☆

آوارہ گرد کی ڈائری .... ☆

ابن بطوطہ کے تعاقب میں .... ☆

چلتے ہو تو چین کو چلیئے .... ☆

نگری نگری پھرا مسافر .... ☆

لاہور اکیڈمی، چوک اردو بازار، لاہور

فون نمبرز 7321690-7310797